روزنامہ

وطن

WATTAN
The Urdu Daily
بڈگام

منگلوار
09 جولائی 2024

TUESDAY
09-JULY-2024

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 149 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 149 ■ جلد: 14 ■

صفحہ 08 کوہلی اور شرما کو کتنے پیسے ملیں گے؟

صفحہ 08 پاکستان نے انگلینڈ کو شکست دی

کٹھوعہ میں فوجی گاڑی پر گھات لگا کر ملی ٹنٹوں کا حملہ

4 فوجی اہلکار ازجان، 6 زخمی

کئی ایک کی حالت نازک، حملے کے بعد پورے علاقے میں تلاشی

سرینگر/08 جولائی//

جموں کے کٹھوعہ مضافات میں فوجی گاڑی پر ملی ٹنٹ کے حملے میں چار فوجی اہلکار ہلاک ہو گئے جبکہ چھ دیگر شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ حملے کے بعد پورے علاقے میں تلاشی آپریشن جاری ہے اور ممکنہ طور پر علاقے میں چھپے بیٹھے ملی ٹنٹوں کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے تلاشی کارروائی بڑے پیمانے پر وسیع کر دی گئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق کٹھوعہ جموں کے بڈنوتہ علاقے میں مسلح ملی ٹنٹوں نے ایک فوجی گاڑی کو اس وقت نشانہ بنایا جب وہ علاقے سے گزر رہی تھی۔ ذرائع کے مطابق علاقے سے فوج کی ایک گاڑی جا رہی تھی جس پر وہاں چھپے بیٹھے ملی ٹنٹوں نے فائرنگ کی اور ابتدائی فائرنگ کے نتیجے میں 10 فوجی اہلکار زخمی ہو گئے جن کو فوجی اسپتال علاج کیلئے منتقل کیا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ فائرنگ واقعہ کے ساتھ ہی علاقے کا گھیرہ تنگ کر دیا گیا اور وہاں سیکورٹی فورسز نے مورچہ زن ہو کر جوابی کارروائی کی جس کے ساتھ ہی علاقے میں جھڑپ شروع ہوئی۔ ذرائع نے بتایا کہ حملے میں زخمی تمام فوجی اہلکاروں کو اسپتال علاج کیلئے پہنچایا گیا تاہم وہاں دس میں سے 4 زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ بیٹھا جبکہ چھ دیگر اہلکاروں کا علاج جاری ہے جن کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ ان کی حالت نازک بنی ہوئی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ علاقے میں ابتدائی فائرنگ.....101

ملک کے لئے مرنے کی نہیں بلکہ جینے کی ضرورت

بچوں کو اچھی اور معیاری تعلیم دینا لازمی / وزیر داخلہ امیت شاہ

سرینگر/08 جولائی//

ملک کیلئے مرنے کی نہیں بلکہ جینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ بچوں کو اچھی اور معیاری تعلیم دینا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملک کے مستقبل کو سنوارنے کیلئے تعلیم کو مستحکم کرنے کیلئے مسلسل کوشاں ہے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے گجرات کی ترقی میں کدوا پاٹیدار برادری کے کردار کی تعریف کی۔ احمد آباد میں کدوا پاٹیدار برادری کی طرف سے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل کی موجودگی میں بنائے گئے ہاسٹل کمپلیکس کا افتتاح کرنے کے بعد ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج مرنے کی نہیں ملک کیلئے جینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا "آپ ایک اچھے آئی اے ایس آفیسر، آئی پی ایس آفیسر، سی اے، ڈاکٹر، اچھے شہری یا گھریلو بن سکتے ہیں، لیکن آپ کو ملک کے لیے کام کرنے کی ضرورت ہے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ کدوا پاٹیدار برادری.....102

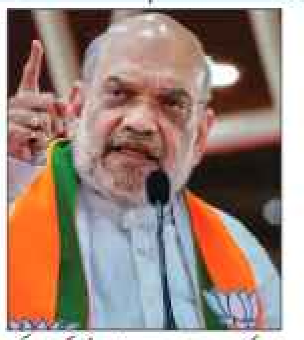

منشیات کے خلاف پولیس کی مہم میں تیزی

بارہمولہ میں منشیات فروش گرفتار، ممنوعہ مادہ برآمد

سرینگر/08 جولائی//

سماج سے منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے پولیس نے بارہمولہ میں ایک منشیات فروش کو گرفتار کیا ہے اور اس کے قبضے سے ممنوعہ مادہ برآمد کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق پولیس اسٹیشن ٹنگمرگ کی ایک پولیس پارٹی نے ایس ایچ او پی ایس ٹنگمرگ کی سربراہی میں اسپتال کراسنگ ٹنگمرگ میں قائم ناکہ پر ایک شخص کو روکا جس کی شناخت ظہور احمد شیخ ولد غلام احمد ساکن نادر گنڈ کے طور پر ہوئی ہے۔ دوران تلاشی اس کے قبضے سے 35 گرام چرس جیسی مادہ برآمد ہوئی۔ اسے گرفتار کر کے تھانہ پولیس ٹنگمرگ منتقل کر دیا گیا ہے جہاں وہ زیر حراست ہے۔ اسی مناسبت سے پولیس اسٹیشن ٹنگمرگ میں قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ عام لوگوں سے گزارش کرتے ہیں کہ اگر آپ اپنے آس پاس کہیں بھی منشیات فروشی یا کوئی اور جرم.....103

مغل شاہراہ ٹریفک کی آمدورفت کیلئے معطل

سرینگر/08 جولائی//

وادی کشمیر کو خطے پیر پنچال سے جوڑنے والی تاریخی مغل شاہراہ پر تازہ پسیاں گر آنے کے بعد ٹریفک کی نقل و حمل روک دی گئی ہے۔ سی این آئی کو شوپیان سے نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ تازہ بارشوں کے بعد مغل روڈ کے کئی مقامات پر پسیاں.....104

ولادیمیر پوتن کیساتھ دوطرفہ تعاون کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے کے اشتراک کا منتظر ہوں

ہم ایک پُرامن اور مستحکم خطہ کیلئے معاون کردار ادا کرنا چاہتے ہیں وزیر اعظم نریندر مودی

سرینگر/08 جولائی//

اپنے دوست صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ دوطرفہ تعاون کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے اور مختلف علاقائی اور عالمی مسائل پر نقطہ نظر کے اشتراک کا منتظر ہوں کی بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ ہم ایک پرامن اور مستحکم خطہ کیلئے معاون کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ وہ صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ ہندوستان روس تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے اور مختلف علاقائی اور عالمی مسائل پر نقطہ نظر کا اشتراک کرنے کے منتظر ہیں۔ وزیر اعظم مودی اور پوتن منگل کو 22 ویں ہندوستان روس سالانہ چوٹی کانفرنس میں مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کو مزید وسعت دینے کے طریقے تلاش کرنے کیلئے تیار ہیں۔ روس میں اپنی مصروفیات کو ختم کرنے کے بعد وزیر اعظم مودی 40 سالوں میں کسی ہندوستانی وزیر اعظم کے اس ملک کے.....105

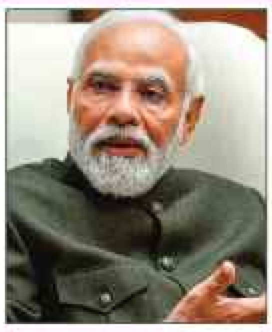

ماہر غوطہ خوری کوششیں آخرکار رنگ لائی

حبہ کدل کے کمسن طالب علم کی لاش جہلم سے برآمد

سرینگر/08 جولائی//

سرینگر کے حبہ کدل میں دریائے جہلم میں غرقاب ہوئے کمسن طالب علم کی نعش 9 روز بعد برآمد کر لی گئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق شہر خاص کے حبہ کدل علاقے میں گزشتہ ہفتے ایک کم عمر طالب علم دریائے جہلم میں ڈوب گیا جس کے بعد اس کو بازیاب کرنے کیلئے کارروائی شروع کر دی گئی۔ مقامی لوگوں کے مطابق نعمان ولد گوہر حسین نامی طالب علم دارالعلوم سے گھر واپس آیا تھا جہاں وہ زیر تعلیم تھا اور گرمی کی شدت سے خود کو بچانے کیلئے دریائے جہلم میں نہانے گئے جہاں وہ لاپتہ ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ کمسن طالب علم جونہی دریا میں جا گرا جس کے بعد وہاں بچاؤ آپریشن شروع.....106

کئی سیاسی لیڈران، ریٹائرڈ ججوں، صحافیوں کی سیکورٹی واپس لی

سرینگر/08 جولائی//

جموں کشمیر ایل جی انتظامیہ نے سابق وزرائ، سابق ایم ایل ایز، سابق جج صاحبان کے علاوہ کئی سینئر صحافیوں اور سابق میر سرینگر کی ذاتی حفاظت کو ختم کرتے ہوئے ان کی سیکورٹی واپس لے لی ہے۔ یہ اقدامات جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات سے قبل اٹھائے جا چکے ہیں۔ جن سیاسی لیڈران کی سیکورٹی واپس لی گئی ہے ان میں سابق وزیر یا ایم ایل اے، عمران رضا انصاری، شریف الدین شارق، محمد شفیع اوڑی، جاوید مصطفی میر بھی شامل ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق یوٹی اسمبلی کے متوقع انتخابات سے قبل لیفٹیننٹ گورنر انتظامیہ نے کئی اہم سیاسی رہنماؤں اور سابق ججوں اور پولیس افسران کے علاوہ کچھ صحافیوں کی ذاتی سیکورٹی واپس لے لی۔ ذرائع نے بتایا کہ اس عمل میں کافی سوچ بچار کی گئی تھی اور ریاستی سطح کی کمیٹی (ایس ایل سی) نے 30 مارچ 2024 کو کچھ وی آئی پیز سے سیکورٹی اور گارڈ واپس لینے کا فیصلہ کیا۔ کچھ اعلیٰ پولیس افسران، ججوں اور بیوروکریٹس کے علاوہ کچھ صحافیوں سے سیکورٹی واپس لے لی گئی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ سابق آئی پی ایس افسر منیر احمد خان کی ذاتی حفاظت کو ختم کیا گیا ہے۔ اسی طرح سابق سرینگر میر جنید اعظم متو، سابق جسٹس محمد یعقوب میر ریٹائرڈ، چیف جسٹس منصور احمد میر فاروق احمد شاہ، ریٹائرڈ آئی اے.....107

کولگام میں چھ ملی ٹنٹوں کی ہلاکت ملی ٹنسی کیلئے بڑا دھچکا

کشمیر میں اب ملی ٹنٹ تنظیمیں سربراہوں کے بغیر ہی: فوجی کمانڈر

سرینگر/08 جولائی//

کولگام میں مسلح تصادم آرائیوں کے دوران حزب سے وابستہ 6 ملی ٹنٹوں کی ہلاکت ملی ٹنسی کیلئے ایک بڑا دھچکا قرار دیتے ہوئے فوج کا کہنا ہے کہ اس آپریشن سے ملی تنظیمیں اب سربراہوں کے بغیر ہو گئے ہیں۔ فوج کا کہنا تھا کہ ملی ٹنسی کیخلاف جنگ میں کولگام کے عوام نے کلیدی رول ادا کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق کولگام آپریشنوں کے بارے میں اننت ناگ میں ایک پریس کانفرنس کے دوران تفصیلات فراہم کرتے ہوئے فوج کے 2 سیکٹر کمانڈر بریگیڈیئر پرتھوی راج چوہان اور ڈی آئی جی جنوبی کشمیر رینج جاوید اقبال نے بتایا کہ سیکورٹی فورسز کے ہاتھوں کولگام میں حزب المجاہدین کے چھ ملی ٹنٹوں کی حالیہ ہلاکت کو خطے میں دہشت گردانہ سرگرمیوں کیلئے ایک اہم دھچکا قرار دیا گیا ہے۔ 2 سیکٹر کے جنرل آفیسر کمانڈنگ پرتھوی راج چوہان نے پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ اس آپریشن نے کشمیر میں.....108

ہندوستان ایک عالمی ہیرو کے طور پر ابھرا ہے: ترون چھگ

جموں اور کشمیر جیسے خطوں میں پرامن اور جمہوری پیش رفت ان کی بڑی کامیابی

سرینگر/08 جولائی//

وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت کی تعریف کرتے ہوئے بی جے پی کے قومی جنرل سیکرٹری اور جموں کشمیر انچارج ترون چھگ نے کہا کہ مودی کی رہنمائی میں ہندوستان ایک عالمی ہیرو کے طور پر ابھرا ہے۔ سی این آئی کے مطابق جموں میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے بی جے پی کے قومی جنرل سیکرٹری ترون چھگ نے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کی رہنمائی میں ہندوستان ایک عالمی ہیرو کے طور پر ابھرا ہے۔ چھگ نے مودی کے دور میں نافذ کی گئی مختلف کامیابیوں اور اصلاحات.....109

کولگام میں کامیاب آپریشن نے عسکریت کو بڑا دھچکا پہنچایا

جاری امرناتھ یاترا کو نشانہ بنانے کے ان کے مذموم عزائم کو خاک میں ملا دیا

سرینگر/08 جولائی//

جموں کشمیر پولیس نے دعویٰ کیا ہے کہ کولگام میں سیکورٹی فورسز کے کامیاب آپریشن نے جنوبی کشمیر میں عسکریت پسند تنظیموں کو ایک بڑا دھچکا پہنچایا ہے اور جاری امرناتھ یاترا کو نشانہ بنانے کے ان کے مذموم عزائم کو خاک میں ملا دیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق میڈیا کے نام جاری ایک بیان میں پولیس کا کہنا ہے کہ جنوبی کشمیر کے چنی گام فرصل علاقے میں ملی ٹنٹوں.....110

بارہمولہ میں غیر مقامی مزدور نے خود کو پھانسی لگا لی

بانڈی پورہ میں ایک شخص بجلی کرنٹ لگنے سے لقمہ اجل

سرینگر/08 جولائی//

شمالی کشمیر کے بارہمولہ ضلع میں پیر کو ایک غیر مقامی مزدور نے خود کو پھانسی پر لٹکا لیا۔ جبکہ بال تل میں ایک یاتری دل کا دورہ پڑنے سے از جان ہو گیا ہے۔ ادھر بانڈی پورہ میں ایک شخص کرنٹ لگنے سے فوت ہوا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق شمالی کشمیر کے شالیمار لین کنیس پورہ بارہمولہ میں جینا گرا سورج پور بہار سے تعلق رکھنے والے ایک غیر مقامی مزدور (پینٹر) نے شالیمار لین کنیس پورہ میں باتھ روم میں پھانسی لگا کر خودکشی کی۔ ذرائع نے کہا کہ لاش کو قانونی کارروائی کے لیے تحویل میں لے لیا گیا ہے۔ اور اس سلسلے میں BNSS 194 کے تحت کارروائی شروع کر دی گئی ہے اور تفتیش.....111

"بٹ کوائن" کے ذریعے شہری کشمیر میں ملی ٹنسی فنڈنگ میں ملوث پایا گیا

ایس آئی اے نے شہری کی شناخت کیلئے تصویر جاری کی، پتہ دینے والے کیلئے انعام کا اعلان

سرینگر/08 جولائی//

سٹیٹ تحقیقاتی ایجنسی (ایس آئی اے) نے انکشاف کیا ہے کہ جموں کشمیر میں ملی ٹنسی فنڈنگ کیس کی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ "بٹ کوائن" کے ذریعہ ایک شخص اس میں ملوث ہو گیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق سٹیٹ تحقیقاتی ایجنسی (ایس آئی اے) کا کہنا ہے کہ ایک ایسے شہری کا پتہ چلا ہے جو جموں و کشمیر میں بڑے پیمانے پر تشدد اور دہشت گردانہ سرگرمیوں کو ہوا دینے کیلئے "بٹ کوائن" کے ذریعہ دہشت گرد تنظیموں کو فنڈ فراہم کرنے میں ملوث ہے۔ انہوں نے خطے میں دہشت گردی کی مالی معاونت کرنے والے شخص کی شناخت کیلئے مقامی پولیس کی درخواست جاری کی ہے۔ ایس آئی اے کے ایک افسر نے بتایا کہ تفتیش کے دوران ایجنسی نے بڑے پیمانے پر تشدد اور دہشت گردانہ سرگرمیوں کو ہوا دینے کیلئے Bitcoin کی تجارت.....112

چیک جمہوریہ جموں کشمیر میں سرمایہ کاری کیلئے اقدامات اُٹھائے گا

سرینگر/08 جولائی//

چیک جمہوریہ کی سفیر جو ان دنوں جموں کشمیر کے دورے پر ہیں نے بتایا کہ جموں کشمیر میں سرمایہ کاری کیلئے کافی گنجائش ہے اور چیک جمہوریہ یہاں پر سرمایہ کاری کیلئے اقدامات اٹھائے گئے اور اس سے بھارت اور چیک جمہوریہ کے مابین اقتصادی اور کاروباری.....113

شدید گرمی سے نجات پانے کیلئے نوجوانوں کا ندی نالوں کا رخ

غرقابی کے واقعات میں گزشتہ سال کے مقابلے میں امسال کافی اضافہ درج

سرینگر/08 جولائی//

شدید گرمی کی لہر سے خود کو بچانے کیلئے نوجوانوں خاص طور پر کم عمر بچوں کی جانب سے ندی نالوں اور دریاؤں کا رخ کرنے کے دوران غرقابی کے واقعات میں اضافہ ہو گیا ہے اور اس بات کا انکشاف ہو گیا ہے کہ امسال ابھی تک 35 افراد ڈوب کر لقمہ اجل بن گئے ہیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں کافی زیادہ ہے۔ ادھر ماہرین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اس معاملے کی جانب توجہ دینے کی ضرورت ہے تب ہی ایسے واقعات کو روکا جا سکتا ہے۔ سی این آئی کے مطابق.....114

گلوبل وارمنگ سے سبزیاں ناپید ہوجائیں گی

لندن// پروسیڈنگز آف دی نیشنل اکیڈمی آف سائنس میں شائع ہونے والے ایک تحقیقی مقالے میں اس بات کا انکشاف کیا گیا ہے۔ اس رپورٹ کو لندن اسکول آف ہائجن اینڈ ٹراپیکل میڈیسن کے ماہرین نے تحریر کیا ہے جو ایک مطالعے کو ظاہر کرتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ عالمی تپش میں اضافے سے زراعت کو شدید نقصان پہنچے گا جو پانی کی قلت سے دوچند ہوجائے گا۔ اس سے دنیا کے کئی ممالک میں خوراک کی شدید قلت واقع ہوجائے گی۔ سروے کے مطابق جنوبی ایشیا، جزوی افریقا اور جنوبی یورپ اس سے زیادہ متاثر ہوں گے۔ اس سروے میں 1975 سے اب تک چھپنے والی 174 رپورٹوں کا بغور جائزہ لیا گیا ہے جس میں ماحولیاتی اور موسمیاتی تبدیلیوں کے فصلوں اور ان کی غذائیت کے اثرات نوٹ کئے گئے ہیں۔ پہلے خیال تھا کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ میں اضافے سے زراعت بڑھ سکتی ہے لیکن اب کہا گیا ہے کہ یہ اضافہ دیگر گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج سے منفی ہوجائے گا۔ اس طرح پانی کی فراہمی سب سے زیادہ متاثر ہوگی۔ ماہرین نے کہا ہے کہ اگر ہم نے معاملات ایسے ہی چلنے دیئے اور کوئی عمل نہ کیا تو سبزیوں کی پیداوار میں عالمی سطح پر ڈرامائی کمی واقع ہوگی۔ ایک اور مطالعے سے معلوم ہوا ہے کہ گرمی میں اضافہ مکئی کی کاشت کو شدید نقصان پہنچائے گا جو اس وقت عالمی سطح کی ایک اہم زرعی جنس بھی ہے۔ ماہرین نے ایسی فصلوں اور سبزیوں پر زور دیا ہے جو بلند درجہ حرارت برداشت کرتے ہوئے بہتر پیداوار دے سکیں بصورت دیگر آج کی سبزیاں کل بہت مہنگی اور ناپید ہوجائیں گی تاہم یہ تمام پیشگوئیاں اس صدی کے اختتام تک کی ہیں اور اس وقت تک ہمارے پاس غور اور تحقیق کے لیے خاصا وقت ہے۔

کیا سمندری پودے سخت جان بیکٹیریا کو ہلاک کرسکتے ہیں

لندن: پوری دنیا میں ہر پل بدلتے جراثیم کے سامنے ہماری طاقتور ترین اینٹی بایوٹک دوائیں بھی ناکارہ ہورہی ہیں اور اس عمل کو جراثیم کی اینٹی بیکٹیریا کے خلاف مزاحمت کا نام دیا گیا ہے۔ تاہم سمندر کی گہرائیوں میں موذی اور ڈھیٹ جراثیم کا علاج آبی اسفنج اور پودوں کی صورت میں موجود ہے۔ ایک مطالعے سے معلوم ہوا ہے کہ سمندر کی گہرائی میں موجود اسفنج کی تقریباً 25 اقسام ہیں جن میں 'مفید بیکٹیریا' پائے جاتے ہیں۔ یہ میتھی سیلین ریزسٹنٹ اسٹیفا ئیلوکوکس آریئس (ایم آر ایس اے) کہلانے والے جراثیم کا علاج بھی کرسکتے ہیں جو اب تک کئی امراض کی وجہ بنے ہوئے ہیں اور ان پر کوئی دوا اثر نہیں کرپارہی۔ اسی بنا پر ایم آر ایس اے کو سپربگ (BugSuper) بھی کہا جاتا ہے۔ ماہرین نے گزشتہ 30 برس میں خلیج میکسیکو، امریکا، کریبی جزائر اور افریقی سمندروں میں ایسے دو درجن سے زائد اسفنج ڈھونڈے ہیں جن میں 1000 اقسام کے مفید بیکٹیریا موجود ہیں، انہیں تجربہ گاہ میں بنایا جاسکتا ہے اور وہ لاعلاج بیماریوں میں شفا دے سکتے ہیں۔ ماہرین نے پہلے مرحلے میں 50 اسفنج کو اسپتالوں سے وابستہ مشہور جراثیم اور انفیکشن کے مقابلے میں آزمایا تو معلوم ہوا کہ یہ کئی اقسام کے جراثیم سے لڑسکتے ہیں اور ایک اسفنج سی ڈیفا نکل کو شکست دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ رپورٹ کے خالق ڈاکٹر پیٹرک کارتھی نے بتایا کہ سمندری فطری مصنوعات سے نئی اینٹی بایوٹک ادویہ بنانے میں بہت مدد مل سکتی ہے اور اس ضمن میں ہم بہت سے نئے کیمیکلز شناخت کررہے ہیں جن سے نئی اینٹی بایوٹک ادویہ بنانے میں مدد ملے گی۔ اس وقت اینٹی بایوٹک دوائیں تیزی سے بدلتے ہوئے جراثیم کے سامنے بے بس ہیں جس کی ایک مثال ٹی بی کی دوائیں ہیں جو جراثیم کو دور کرنے کی صلاحیت کھورہی ہیں اور لوگ تیزی سے موت کے منہ میں جارہے ہیں۔ خدشہ ہے کہ 2050 تک پوری دنیا میں اینٹی بایوٹکس کا یہ مسئلہ امراض سے متاثر ہونے کے ایک نئے بحران کو جنم دے گا اور لاکھوں افراد موت کے منہ میں جانے لگیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین فطرت کے کارخانے میں نئی اینٹی بایوٹکس کیلئے ہر شئے کو آزما رہے ہیں۔

مچھروں کو دور بھگانے والے گھریلو نسخے

کیا آپ کو معلوم ہے کہ مچھر دنیا کا سب سے خطرناک جاندار ہے؟ اور یہ دعویٰ عالمی ادارہ صحت کا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ مچھر کی بدولت ملیریا، ڈینگی اور اب مختلف ممالک میں زیکا وائرس جیسے امراض پھیل رہے ہیں جن کے نتیجے میں ہر سال 10 لاکھ سے زائد اموات ہوتی ہیں۔ اب مچھر آپ کی جانب کیوں لپکتے ہیں اس کی وجوہات جاننا چاہتے ہیں تو اس لنک پر دیکھیں۔ یہاں ہم ایسے گھریلو نسخے بتارہے ہیں جو مچھروں کو آپ سے دور رہنے پر مجبور کرتے ہیں۔

مالٹے کے چھلکے

مالٹوں کی ترش مہک مچھروں بلکہ چیونٹیوں اور مکھیوں کو دور بھگاتی ہے، کیڑوں کو ترش مہک پسند نہیں ہوتی۔ اس نسخے کو آزمانے کے لیے مالٹے کے چھلکوں کو پیس لیں اور مچھروں سمیت کیڑوں سے متاثرہ جگہ پر چھڑک دیں۔ اگر مچھر کاٹ لے تو تازہ مالٹے کے چھلکے جلد پر رگڑنے سے جلن ختم اور نشان مدھم ہوجاتا ہے۔

کافور

کافور ایک عام ملنے والی چیز ہے اور مچھروں سے نجات کا ایک اچھا گھریلو ٹوٹکا بھی ثابت ہوتا ہے۔ کمرے کے تمام دروازے اور کھڑکیاں بند کریں اور کافور کو جلا کر آدھے گھنٹے کے لیے چھوڑ دیں۔ جب آپ کچھ وقت بعد کمرے میں آئیں گے تو ایک مچھر بھی وہاں نہیں ملے گا۔

لہسن

سائنسدان یقین تو نہیں ایسا کیوں ہوتا ہے مگر ایسا نظر آتا ہے کہ مچھروں کو لہسن پسند نہیں۔ ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ جو لوگ لہسن کے پیسٹ کو اپنے ہاتھوں اور پیروں پر مل لیتے ہیں انہیں مچھروں کا ڈر نہیں رہتا۔ اس کے لیے آپ لہسن کے تیل، پیٹرولیم جیل اور موم کو ملا کر ایک سلوشن بنالیں جو مچھروں سے تحفظ دینے والا قدرتی نسخہ ثابت ہوگا۔

ڈش واشنگ سوپ

چند قطرے ڈش سوپ کو ساسر میں ڈال کر چھوڑ دیں، جو مچھروں کو اپنی جانب کھینچ کر پھنسالیں گے اور آپ سے دور رکھیں گے۔ سب سے اچھی بات یہ ہے کہ یہ سوپ مچھروں کو قدرتی طریقے سے ختم بھی کردیتا ہے۔

نیم کا تیل

نیم کے تیل کو ناریل کے خالص تیل میں یکساں مقدار میں ملائیں اور اپنے جسم کے کھلے حصوں پر لگادیں۔ اس مکسچر کی تیز بو مچھروں کو کم از کم 8 گھنٹوں تک دور رکھنے پر مجبور کردے گی۔

پودینہ

کاٹنے والے کیڑوں کو پودینے کی مہک پسند نہیں ہوتی، تو آپ پودینے کے پتوں کو پیس کر اپنی جلد پر مل لیں تو مچھروں کو دور رکھ سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر مچھر کاٹ لیں تو ان پتوں کے استعمال سے خارش پر بھی قابو پایا جاسکتا ہے۔

تلسی

یہ جڑی بوٹی متعدد مقاصد کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے جس میں سے ایک مچھروں کو دور بھگانا بھی ہے۔ مچھروں کی اس کی مہک پسند نہیں تو اس کے تازہ پتوں کو جلد پر رگڑیں یا اس کا تیل استعمال کریں۔

ونیلا

ونیلا ایکسٹریکٹ اور پانی کی مدد سے آپ مچھروں کو دور بھگانے والا اسپرے تیار کرسکتے ہیں، ایک کھانے کے چمچ ایکسٹریکٹ کو ایک کپ پانی میں ملائیں اور روئی کے ذریعے جلد پر لگالیں۔

گیندے کا پھول

گیندے کا پودا کھڑکی یا دروازے کے قریب لگائیں، یہ ایسے قدرتی اجزاء کے ساتھ ہوتا ہے جو کہ مچھروں اور دیگر کیڑوں کو دور بھگاتے ہیں۔ ایک امریکی تحقیق کے مطابق اس پودے میں موجود کیمیائی کیڑے مارنے والی خصوصیات رکھتے ہیں، جو کہ مچھروں کا خاتمہ کرتے ہیں۔

دارچینی

ایک تحقیق کے مطابق دارچینی کا تیل بھی مچھروں کو مارنے کی صلاحیت رکھتا ہے، چوتھائی چائے کے چمچ دارچینی کے تیل کو 4 اونس پانی میں ملائیں اور اپنے گھر کے ارگرد اسپرے کردیں۔

سیب کا سرکہ

سیب کا سرکہ صحت کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے مگر مچھر بھگانے میں بھی مدد دیتا ہے۔ ایک سے 2 کھانے کے چمچ سیب کے سرکے کو گھر میں گرانا مچھروں اور دیگر کیڑوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق اس سرکے کو پینا بھی مچھروں کے لیے آپ کی کشش کم کرتا ہے، تاہم اس سرکے کو پانی میں ملا کر پینا چاہیے۔

ایسا جزیرہ جہاں سائنس دانوں کے سوا کسی کو قدم رکھنے کی اجازت نہیں

آئس لینڈ میں ایک حادثے کی وجہ سے پانچ دہائی قبل بننے والے جزیرے پر سائنس دانوں کے سوا کسی کو بھی قدم رکھنے کی اجازت نہیں۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کے مطابق یورپ کے جزیرہ نما ملک آئس لینڈ میں 1963ء میں سمندر کے نیچے موجود آتش فشاں پھٹنے سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی تھی جس کے اثرات تین سال تک قائم رہے جس کی وجہ سے آئس لینڈ میں قدرتی طور پر ایک نیا جزیرہ وجود میں آگیا جسے آتش فشاں کے نام کی نسبت سے 'سورٹسے' کا نام دیا گیا ہے۔ سورٹسے وہ زمینی ٹکڑا ہے جو 1963ء میں زیر آب موجود آتش فشاں پھٹنے کی وجہ سے بنا اس سے قبل یہ علاقہ سمندر کا ہی حصہ تھا لیکن آتش فشاں پھٹنے سے نکلنے والے لاوے نے سمندر میں زمینی سطح بنادی جس کے باعث یہ جزیرہ وجود میں آگیا تاہم اس عمل میں 3 سال لگ گئے۔ 1966ء میں سائنس دانوں نے اس عجیب وغریب جزیرے پر تحقیق کا آغاز کیا جس کے باعث آج تک کسی کو بھی اس جزیرے میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ سائنس دانوں کی ٹیم اس جزیرے میں اس بات پر تحقیق کر رہی ہے کہ انسانی مداخلت کے بغیر ایکو سسٹم میں کس طرح منفی اثرات پیدا ہوسکتے ہیں اور اس مقصد کے لیے جزیرے میں صرف دو سائنس دان موجود ہیں۔ یہ سائنس دان اپنے تجربے سے ماحولیاتی نظام میں پیدا ہونے والی تغیرات کا جائزہ لیں گے اور اس کے نتائج سے دنیا کو آگاہ کریں گے جو کرہ زمین کو درپیش ماحولیاتی خطرات سے نمٹنے میں کام آسکیں گی۔

صبح اٹھتے ہی پانی میں یہ چیز ڈال کر غٹا غٹ پی جائیں پھر دیکھئے جادوئی اثرات

نیویارک// فلمی ستاروں کی چمکتی صاف رنگت مداحوں کے رشک کا باعث ہوتی ہے اور اب انہی فلمی ستاروں کو صحت مند رکھنے والی ماہر غذائیات نے ایسا مشورہ دے دیا ہے جس پر عمل کرکے مداح بھی اپنا خون صاف کرسکتے اور اپنی جلد کو فلمی ستاروں کی طرح خوبصورت بنا سکتے ہیں۔ گیتا سدھوروپ نامی اس ماہر نے بتایا ہے کہ خون کو صاف کرنے کے لیے صبح اٹھتے ہی لیموں پانی کا استعمال سب سے بہترین چیز ہے لیکن اس میں صرف لیموں کا رس ڈالنے کی بجائے اس کے چھلکے بھی ڈالنے چاہئیں۔ گیتا سدھو نے بتایا کہ "ایک لیموں کو چار ٹکڑوں میں کاٹیں اور اسے ایک تہائی کپ گرم پانی میں اچھی طرح نچوڑ دیں اور پھر اس کا بچ جانے والا چھلکا بھی پانی میں پھینک دیں۔ اس کے بعد ایک چوتھائی ٹھنڈا پانی اس میں شامل کردیں تاکہ پانی نیم گرم ہوجائے۔ آپ کا لیموں پانی تیار ہوجائے گا۔ احتیاط کریں کہ لیموں کو کاٹنے سے پہلے اچھی طرح دھولیں کیونکہ اس کے چھلکے بھی پانی میں استعمال ہونے ہیں۔" گیتا نے اس کے فوائد بتاتے ہوئے کہا کہ "اس سے ہمیں قدرتی وٹامنز حاصل ہوتے ہیں اور ہمارا ہضمی نظام بہت تیز ہوجاتا ہے۔ اس کے علاوہ اس سے خون صاف ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں جلد صاف شفاف ہوجاتی ہے۔ ان فوائد کے حصول کے لیے لیموں پانی نہار منہ پینا چاہیے یا پھر رات کو سونے سے پہلے۔"

ذہانت سے وابستہ 1000 نئے جین دریافت

ایمسٹرڈیم: بین الاقوامی ماہرین کی ایک ٹیم نے برسوں کی مسلسل محنت کے بعد 1,016 ایسے جین دریافت کیے ہیں جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر ذہانت میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی ٹیم نے 190 جینیاتی لوکائی (جین) بھی دریافت کیے ہیں جن کی بدولت ذہانت، ذہنی کارکردگی اور ان کے درمیان جینیاتی تعلق کے بارے میں ہمارے معلومات میں اضافہ ہوگا۔ یہ تحقیق یورپ میں ہوئی ہے جس کی نگرانی ہالینڈ کی یونیورسٹی آف ایمسٹرڈیم کے ڈینئیل پوسٹ ہیوما اور ان کے ساتھیوں نے کی۔ اسے جینوم وائیڈ ایسوسی ایشن اسٹڈی (جی ڈبلیو اے ایس) کا نام دیا گیا ہے جس میں دو لاکھ 70 ہزار افراد پر مشتمل 14 جینیاتی گروہوں کا بغور مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس تحقیق میں لاکھوں شرکا کی ذہانت اور دماغی کارکردگی کا مطالعہ کیا گیا اور اس کا موازنہ ان کے ڈی این اے کی تبدیلی یا مماثلت سے کیا گیا۔ یہ دیکھا گیا کہ زیادہ ذہین افراد میں کس طرح کی جینیاتی تبدیلیاں پائی جاتی ہیں۔ پورے منصوبے میں 90 لاکھ جینیاتی تبدیلیوں کا مطالعہ کیا گیا۔ ڈینئیل کی ٹیم نے دماغ میں 205 ایسے مقامات دیکھے جن میں موجود ڈی این اے کا تعلق ذہانت سے تھا اور ان میں سے صرف 15 علاقے ہی اس سے پہلے دریافت ہوسکے تھے جبکہ نو دریافتہ 1,016 جین میں سے 77 ہمیں پہلے سے معلوم تھے۔ ماہرین نے انکشاف کیا کہ ذہانت والے جین دماغی صحت کے محافظ بھی ہیں جو ڈپریشن، الزائمر اور توجہ میں کمی جیسی کیفیات پیدا ہونے نہیں دیتے۔ انہی جین کا طویل عمر سے تعلق بھی سامنے آیا ہے۔ یعنی ذہین افراد زیادہ عرصے تک زندہ رہتے ہیں۔ ماہرین نے اس تحقیق کو انتہائی اہم قرار دیا ہے جس سے دماغ اور خود اس کی کارکردگی کو ایک نئے زاویے سے جاننے کی راہ ہموار ہوگی۔

چھوٹی سی چیری بڑے فائدوں والی

موسم گرما میں ویسے تو آم کی بادشاہت ہوتی ہے لیکن اس موسم کا آغاز چیری سے ہوتا ہے جو افادیت کے لحاظ سے کسی سے کم نہیں۔ چیری پاکستان کے شمالی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے، مثلاً گلگت بلتستان اور بلوچستان وغیرہ۔ دنیا بھر میں چیری کی تقریباً 50 اقسام پائی جاتی ہیں جن کا ذائقہ اور خوشبو مختلف ہے۔ چیری میں درد ختم کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے چنانچہ اسے کھانے سے جوڑوں کا درد، ورم، عضلاتی کھچاو؟ اور کھیل کود کے دوران لگنے والی چوٹوں میں آرام ملتا ہے۔ اگر آپ اعصابی دباؤ، بے خوابی یا سر درد میں مبتلا ہیں تو روز چیری کھائیں، اس لیے کہ چیری میں مانع تکسید جزو میلاٹونن (MELATONIN) ہوتا ہے، جو دماغ کے اعصاب کو سکون دیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ دوسرے اعصاب کو بھی پرسکون کرتی ہے، ہیجان کو روکتی اور گہری نیند لاتی ہے۔ رومی، یونانی اور چینی اسے قدیم زمانے سے کھارہے ہیں۔ مشی گن (امریکا) میں جولائی کے مہینے میں اس کے لئے تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

چیری ہے بڑے کام کی

یہ چھوٹا سا خوب صورت پھل ہمیں زنک، فولاد، پوٹاشیم، میگنیز اور تانبا فراہم کرتا ہے۔ اس میں شامل پوٹاشیم دل کی دھڑکنوں کو معمول پر رکھتا اور ہائی بلڈ پریشر پر قابو پاتا ہے۔ یہ سوزش کو بھی ختم کرتا ہے۔ چیری میں شامل "بورون" (BORON) نامی مادہ ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ دوسرے بہت سے پھلوں کی طرح چیری میں وٹامن سی بھی ہوتا ہے جو ہماری جلد کے لیے بہت فائدہ مند ہے اور انفیکشن نہیں ہونے دیتا۔ یہ شریانوں اور نسیجوں کو مضبوط کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں زخموں کو مندمل کرنے اور دانتوں کو مضبوط بنانے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔

احتیاط اور استعمال

بازار سے چیری خریدتے وقت محتاط رہیے۔ عموماً ٹھیلوں پر رکھی چیری جلد خراب ہوجاتی ہے لہذا گتے کے ڈبوں میں بند چیری خریدنا مناسب ہے۔ ان کے جلد گلنے سڑنے کا احتمال نہیں ہوتا۔ گھر لاکر انہیں خوب اچھی طرح دھولیں۔ پھر ریفریجریٹر میں رکھ دیں۔ اگر آپ ناشتے میں دلیا کھارہے ہوں تو اس میں چیری بھی ملا سکتے ہیں۔ دوپہر کے کھانے میں بھی چیری کھائی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر رات کے کھانے کے بعد میٹھا کھانے کو دل چاہے تو چیری کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ چیری ایسا پھل ہے کہ آپ جب چاہیں اسے کسی چیز کے ساتھ کھاسکتے ہیں۔ اسے سلاد میں ڈالیں، پڈنگ کا ذائقہ بڑھانے کیلئے استعمال کریں، کیک میں شامل کریں یا شیک بنا کر پئیں۔ ہر طرح سے چیری لطف اور مزہ دے گی۔ سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ چیری کو قدرتی حالت میں کھایا جائے، اس لیے کہ اس کا شیک بنانے یا چھیلنے سے اس میں شامل ریشہ ضائع ہوجاتا ہے۔ اسے زیادہ عرصے تک ریفریجریٹر میں نہ رکھیے ورنہ اس کی مانع تکسید (AntiOxidant) خاصیت ختم ہوجائے گی۔ اگر آپ کا وزن بڑھ گیا ہے تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ چیری کے موسم میں تازہ چیری کھانے کی ضرورت ہے۔ یہ وزن کم کرنے میں آپ کی بھرپور مدد کرسکتی ہے۔ چیری کو اپنی روزانہ کی غذاؤں میں شامل کریں۔

کینسر سے بچنے میں مدد

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ میٹھی اور کھٹی چیری میں فائبر، وٹامن سی اور پوٹاشیم کی وافر مقدار ہوتی ہے اور یہ کینسر سے بچانے میں مدد کرتی ہے۔ کھٹی چیری کے جوس میں وٹامن اے کی بھی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔ چیری میں اینٹی آکسیڈنٹ پائے جاتے ہیں جو آپ کے جسم سے زہریلے مادے خارج کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

نفسیاتی بیماریاں نسل در نسل منتقل ہوتی ہیں

سائنس دانوں کا دعویٰ ہے کہ نفسیاتی بیماریاں مثلاً شیزوفرینیا اور بائی پالرڈس آرڈر موروثی طور پر نسل در نسل منتقل ہوتی ہیں جب کہ ذہنی امراض کا تعلق نیورو لوجیکل ڈس آرڈر سے ہوتا ہے۔ تحقیقی جریدے سائنس میں شائع ہونے والے مقالے کے مطابق نفسیاتی امراض بھی موروثی ہوتے ہیں بالخصوص شیزوفرینیا اور بائی پالرڈس آرڈر کے نسل در نسل منتقل ہونے کے شواہد ملے ہیں تاہم ذہنی امراض جیسے پارکنسن اور الزائمر نیورولوجیکل ڈس آرڈر کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اس سے قبل یہ سمجھا جاتا تھا کہ نفسیاتی امراض بھی محض کسی دماغی یا نیورون کی خرابی کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

خشک آنکھوں کا بجلی کے جھماکوں سے علاج

مشی گن// ماہرین نے اس کیفیت کیلئے بجلی کے ہلکے جھماکوں سے علاج پر کام کیا ہے، ان کے مطابق آنکھ کی نمی والی پرت میں بجلی کی سرگرمی سے اس کیفیت کو دور کیا جاسکتا ہے۔ خشک آنکھوں کے مرض میں آنکھوں کو نمدار رکھنے والے غدود اپنا کام ٹھیک طرح نہیں کرپاتے لیکن یہ کیفیت بڑھ جائے تو آنکھوں میں نمکیات بڑھ جاتے ہیں اور ناکافی پانی کی وجہ سے ہائپرس مولیریٹی یعنی اضافی نمکیات سے لاحق ہونے والا مرض پیدا ہوجاتا ہے جس کے دوران آنکھوں میں آنسوؤں کے غدود بڑے ہوجاتے ہیں۔ ان میں جلن پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں کے خلیات بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ ہمارے پورے بدن میں معمولی برقی سگنل جاری رہتے ہیں اور جو جسم کے مختلف اعضا کو ان کے کام میں مدد دیتے ہیں۔ اس ضمن میں یونیورسٹی آف مشی گن کے پروفیسر ڈونلڈ جی پیورو اور ان کے ساتھیوں نے تحقیق کے بعد کہا ہے کہ بایو الیکٹریکل سگنل آنکھوں کے اندر خاص گوبلٹ سیلز (خلیات) کو سرگرم کرتے ہیں۔ اس سرگرمی سے میوسن نامی ایک پروٹین خارج ہوتا ہے جو آنکھوں میں نمی کو برقرار رکھتا ہے۔ اس سرگرمی کو خاص چوہوں پر آزمایا گیا تو معلوم ہوا کہ بجلی کے جھماکے بڑھانے سے گوبلٹ سیلز کی کارکردگی بڑھنے لگی اور ان کی آنکھوں میں نمی پیدا ہوتے دیکھی گئی لیکن یہ عمل تھوڑی دیر کے لیے پیدا ہوا تھا۔ اس سے یہ بات ضرور سامنے آئی کہ انسانی آنکھ کی یہ عجیب بیماری بجلی کے سگنل سے درست کی جاسکتی ہے۔ اس تحقیق کی تفصیلات امریکن جرنل آف فزیالوجی کے شمارے سیل فزیالوجی میں شائع ہوئی ہیں جس میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ انسانوں کی آنکھ میں بجلی کی سرگرمی پیدا کرکے خشک آنکھ کے مرض کا علاج ممکن ہے۔

وزن کم کریں یا پروٹین کا انتخاب درست ہے

لاہور (ویب ڈیسک) بیسویں صدی کے آغاز میں آرکٹک میں ایک کھوج کے لیے نکلنے والے محقق ایلجامر اسٹیفنسن نے پانچ سال صرف گوشت کھا کر گزارے۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ان کے کھانے میں 80 فیصد چربی اور 20 فیصد پروٹین تھا۔ 20 سال کے بعد سنہ 1928 میں اسٹیفنسن نے تقریباً ایک سال تک یہی تجربہ دوبارہ نیویارک کے بیلویو ہسپتال میں کیا۔ اسٹیفنسن نے یہ تجربہ اس لیے کیا کیونکہ وہ ان لوگوں کو غلط ثابت کرنا چاہتے تھے، جو کہتے تھے کہ انسان صرف گوشت کھا کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن بدقسمتی سے دونوں ہی تجربوں کے دوران وہ بہت جلد بیمار پڑ گئے۔ وجہ صاف تھی۔ اسٹیفنسن چربی کے بغیر والی پروٹین کھارہے تھے۔ اس لیے انھیں 'پروٹین پوائزننگ' ہوگئی۔ یعنی زیادہ پروٹین لینے کی وجہ سے مشکل ہوگئی۔ اسٹیفنسن نے جب اپنی خوراک میں تبدیلی کی اور اپنے کھانے پینے میں پروٹین کے ساتھ چربی کو بھی شامل کرلیا، ان کی یہ بیماری فوراً کم ہوگئی۔ 83 سال کی عمر میں موت سے پہلے اسٹیفنسن نے کم کاربوہائیڈریٹ اور کم چربی والی خوراک لینا جاری رکھی تھی۔ اسٹیفنسن کا معاملہ ان شروعاتی مثالوں میں سے ہے، جن کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ زیادہ پروٹین لینے سے انسان کی صحت پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ پر یہ بات ایک صدی پرانی ہوگئی ہے۔ آج زمانہ یہ ہے کہ لوگ پروٹین کی بار، پروٹین شیک، پروٹین پاؤڈر کھاتے ہیں۔ اور ایسا تب ہورہا ہے، جب زیادہ تر لوگوں کو معلوم ہی نہیں کہ انھیں کتنی پروٹین چاہیے، کس طریقے سے پروٹین لینی چاہیے، کتنی کم یا کتنی زیادہ پروٹین ہمارے لیے نقصان دہ ہے۔

”جس قوم کی بیٹی پڑھی لکھی ہوتی ہے اس قوم کی اخلاقی بنیادیں بھی مضبوط ہوتی ہیں“

ہر قوم اور ملک کی ترقی کا انحصار علم پر معلق ہے۔ آج امریکہ، انگلینڈ، جاپان اور چین ہم سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں، اس کی واحد وجہ صرف اور صرف تعلیم ہی ہے۔ علم کی فضیلت و اہمیت قرآن و حدیث میں بھی کثرت سے ہے۔ ابن ماجہ کی ایک حدیث میں ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ لیکن اس کے باوجود ابھی تک ہمارا معاشرہ دوہرا نظریہ رکھتا ہے۔ یعنی ابھی بھی کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ علم صرف اور صرف مرد ہی حاصل کر سکتے ہیں، عورتیں علم حاصل کر کے کیا کریں گی، ان کے لئے امور خانہ داری ہی کافی ہے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ پڑھا لکھا اور دانشمند آدمی بھی عورتوں کی تعلیم کو لے کر کشمکش و پیچ میں ہے اور عورتوں کو علم حاصل کرنے کے لئے دور دراز کا سفر کرنے کے خلاف ہوتے ہیں، جبکہ حصول علم کے لئے دور کا سفر کرنے کو بھی کہا گیا ہے

بے شمار لوگ تعلیم کو لے کر بہت سنجیدہ ہیں اور اس کے فروغ کے لئے کوشاں بھی۔ لیکن وہ بھی اسی معاشرہ اور سماج کے ایک بڑے حصے اور طبقے کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مطلب یہ کہ وہ تعلیم کو لے کر سنجیدہ تو ہیں لیکن عورتوں کی تعلیم کو لے کر فکر مند نہیں، جبکہ معاشرہ کی ترقی عورت کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ عورت کبھی بیٹی، کبھی بیوی اور کبھی ماں ہوتی ہے اور معاشرہ کی اچھائی و برائی دونوں کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ کسی بھی گھر کو بنانے اور بگاڑنے میں عورت کا بڑا رول ہوتا ہے۔ سماج کا تقریباً سارے معاملات میں عورت کا بہت زیادہ عمل دخل ہوتا ہے۔ تو پھر ہم عورتوں کی تعلیم و ترقی کو لے کر اتنا کیوں گھبرانے لگتے ہیں؟ کیوں ہم انہیں ان کا حق نہیں دیتے؟ کیوں ہم ان کی آرزوؤں کو دبا دیتے ہیں؟ اس ترقی یافتہ دور میں بھی ہم انہیں علم حاصل کرانے سے ڈرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ زیادہ پڑھ کر کیا کرے گی۔ نہ جانے کتنی بیٹیاں ایسی ہیں جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں، اپنی زندگی کو کامیاب بنانا چاہتی ہیں، لیکن وہ گھر اور سماج کے دباؤ میں اپنی آرزوؤں کا خون کر لیتی ہیں جو کہ سراسر غلط ہے۔ تعلیم ہر کسی کا بنیادی حق ہے پھر لڑکیوں کو اس سے محروم کیوں رکھا جاتا ہے؟ جبکہ اسلام میں تو ایک دوسرے کے حق چھیننے کو بہت بڑا گردانا گیا ہے پھر بھی ہم اس سے باز نہیں آتے۔ ہمارا کام تو یہ ہونا چاہیئے کہ ہم انہیں حصول علم پر مزید آمادہ کریں لیکن عورتوں کی تعلیم کو لے کر ہم انہیں ان کے فریضہ سے ہی روکتے ہیں۔

ہر قوم کی تعمیر و ترقی کا انحصار اس کی تعلیم پر ہوتا ہے تعلیم ہی قوم کے احساس و شعور کو نکھارتی ہے اور نئی نسل کو زندگی گزارنے کا طریقہ سکھاتی ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان کسی صفت و کمال سے وہ دل کی صفائی، فراخی اور وسعت حاصل نہیں کر سکتا جو علم کی بدولت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ تعلیم ایک ایسا عمل ہے جو تخلیق انسانی کے ظہور سے شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم کو تمام مفید انسانی علوم کی تعلیم فرمائی، پھر یہ علوم نسل انسانی میں منتقل ہوتے رہے اور آج علوم کی بے شمار شاخیں ہیں۔ مسلمان عورت اور مرد کے لئے علم ایک عظیم تر نعمت ہے۔ بس مومن کی شان یہ ہے کہ وہ ہر وقت اپنے علم میں اضافہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہے۔ زندگی کے جس حصے میں چاہے بچپن کے ایام ہوں یا جوانی کا دور ہو یا بڑھاپے کی سرحدیں عبور کر رہا ہو۔ بس جہاں سے اور جب اسے علم دین ملے تو اسے اپنی گمشدہ نعمت سمجھ کر حاصل کرے کہ علم جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی اس کے درجات بڑھتے جائیںگے اور دنیا و آخرت میں اس کی فلاح و بہبود اور ترقی کے دروازے کھلتے جائیںگے۔

الغرض علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کو بیان کرنے کی حاجت ہو۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ علم ایک بہت بہتر چیز ہے، ایک لازوال دولت ہے اور اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور اس کا حاصل کرنا وجہ امتیاز و فضیلت و شرف اور سعادت مندی ہے۔ یہی وہ چیز ہے کہ اس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اس سے دنیا و آخرت سنورتی ہے۔ تعلیم کا مقصد صرف نوجوان نسل کی پیاس بجھانا نہیں بلکہ ساتھ ہی ان میں اخلاقی کردار اور اجتماعی زندگی کے اوصاف نکھارنے کا احساس بھی پیدا کرنا ہے۔ آج ہم پستی کی طرف جا رہے ہیں اور زوال کا شکار ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری نئی نسل علم کی عطا کردہ بصیرت اور لذت سے محروم ہے۔ علم کے نتیجے میں نیک و بد اور خوب و ناخوبی کی جو تمیز پیدا ہونی چاہیئے اس کا بھی فقدان ہے، اخلاق، کردار کے لحاظ سے تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ میں فرق کرنا مشکل ہے۔ غرض یہ کہ علم جو اعتماد، قوت عملی اور اخلاق پیدا کرتا ہے اس سے ہماری نئی نسل عاری نظر آتی ہے۔ اس کے علاوہ آج ہمارے معاشرے میں عورت کی تعلیم پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی جبکہ حدیث مبارک میں ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ معلوم ہوا کہ مرد کی طرح عورت پر بھی علم کا حصول فرض ہے۔ خواتین پردے میں رہتے ہوئے کسی بھی سطح تک تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔ اسلام نے انہیں تعلیم حاصل کرنے سے منع نہیں کیا۔ اس لئے کہ معاشرے کو سنوارنے یا بگاڑنے میں عورت کا بہت ہاتھ ہوتا ہے، عورت پر گھریلو ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عورت کے لئے امور خانہ داری کے علاوہ دنیا کے باقی کام ممنوع ہیں بلکہ خانگی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد وہ اپنے ذوق اور رجحان کے لحاظ سے علمی، ادبی اور اصلاحی کاموں میں حصہ لے سکتی ہے۔ مسلمان عورت ڈاکٹر، پروفیسر، انجینئر، عالمہ، مورخ، شاعرہ، ادیبہ اور محقق وغیرہ سب کچھ ہو سکتی ہے کیونکہ ایک خود مختار فرد کی حیثیت سے اس کا یہ پیدائشی ورثہ ہے۔ آج ہمارے معاشرے کے وہ والدین جو اپنے لڑکوں کی تعلیم پر زیادہ توجہ دیتے ہیں لیکن لڑکیوں پر توجہ نہیں دیتے انہیں چاہیئے کہ ام المومنین سیدہ عائشہؓ کی مقدس زندگی سے درس حاصل کرتے ہوئے لڑکیوں کو بھی علم کی راہوں سے روشناس کروائیں۔

یاد رہے کہ جس قوم کی بیٹی پڑھی لکھی ہوتی ہے اس قوم کی اخلاقی بنیادیں بھی مضبوط ہوتی ہیں۔ اسلام اخلاقی و روحانی، علمی و فکری کسی اعتبار سے عورت کو پیچھے نہیں رکھتا، صالح اور نیک معاشرے کی بنیاد رکھنے میں عورت ہی پہلا مدرسہ ہے۔ قرآن پاک میں مرد اور عورت کے یکساں حقوق کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ اور جو کوئی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، شرط یہ ہے کہ وہ مومن ہو، اسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کروائیںگے اور آخرت میں ایسے لوگوں کے اجر ان کو بہترین اعمال کے مطابق بخشیںگے۔ ویسے تو تعلیم ہر فرد پر فرض ہے کیونکہ تعلیم کے حصول کے بعد انسان میں بہتر کرنے کی لگن پیدا ہوتی ہے، مگر خواتین کے لئے تعلیم بے حد ضروری ہے کیونکہ ایک عورت کو پورے کنبے کی تربیت کرنا ہوتی ہے۔

موجودہ دور میں جہاں فروغ تعلیم کے لئے بے تحاشہ کام کیا گیا ہے وہاں ایک چھوٹی سی غلطی ہوئی کہ معاشرے کے افراد میں یہ شعور پیدا نہیں کیا گیا کہ لڑکوں کے ساتھ لڑکیوں کی تعلیم بھی نہایت ضروری ہے اور اس شعور کی قلت کے باعث کئی گھرانوں نے اپنی لڑکیوں کو تعلیم سے دور کر دیا ہے جو کہ سراسر زیادتی ہے۔ افسوس ہے کہ کچھ افراد کی تاحال یہ سوچ ہے کہ لڑکوں کو تعلیم یافتہ بنایا جائے جبکہ لڑکیوں کو پڑھائی سے دور رکھا جائے کیونکہ انہوں نے تو پرائے گھر جانا ہے۔ ایک دور تھا کہ علاج بہت مشکل تھا کیونکہ طبیب بہت کم ہوا کرتے تھے اس وجہ سے علاج میں بہت مشکل پیش آتی تھی لیکن جس طرح سائنس نے ترقی کی میڈیکل کے شعبے میں بھی خاطر خواہ ترقی ہوئی۔ ایسی بے شمار بیماریاں جو کہ لا علاج تھیں ان کا علاج اب ممکن ہو گیا ہے۔ اب جہاں مرد میڈیکل کے شعبہ میں آ رہے ہیں بس وہاں خواتین بھی پیچھے نہیں۔ میڈیکل کے شعبہ میں خواتین بھی مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں جو کہ ایک خوش آئند بات ہے۔ جہاں ہر سال لاکھوں لڑکے ڈاکٹر بنتے ہیں وہاں ہزاروں لڑکیاں بھی ڈاکٹر بنتی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی خواتین ڈاکٹر موجود ہیں جن کو شعبہ طب میں آنے سے پہلے بہت زیادہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن جب وہ مخالفت کا سامنا کرتے ہوئے ڈاکٹر بن گئیں تو پھر وہ اپنے خاندان کی قابل فخر شخصیت بن گئیں اور جب انہوں نے مریضوں کا علاج معالجہ کیا تو صرف ان کے خاندان کو خوشی ہوئی بلکہ جن مریضوں کا علاج ہوا وہ بھی مطمئن نظر آئے۔ اگر بات کریں شعبہ تدریس کی تو کئی خواتین بطور اساتذہ اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں اور نئی نسل کو زیور تعلیم سے آراستہ کر رہی ہیں۔

اسلام نے عورت کے لئے ذمہ دارانہ معاشرتی حیات کا تصور دیا ہے، وہ بیٹی، بہن، بیوی اور ماں ہر روپ میں زندگی میں موثر کردار ادا کرتی ہے۔ اسی اسلام اخلاقی و روحانی، علمی و فکری کسی اعتبار سے عورت کو پیچھے نہیں رکھتا۔ اسلام نے مرد و عورت کی کوئی تفریق نہیں ہے، دونوں کو ایک جیسے حقوق حاصل ہے، عورت کو چادر اور چار دیواری کا تحفظ دے کر اسے ہوس زدہ نظروں سے محفوظ کر دیا گیا۔ اسلام ویسے تو تمام انسانوں کو یکساں بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے لیکن حقوق نسواں یعنی عورتوں کے حقوق پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بطور مسلمان سب سے پہلے ہمارا دین ہمیں اس بات کی نصیحت کرتا ہے کہ خواتین کو ان کے حقوق دیئے جائیں تو پھر تعلیم نسواں کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ معاشرے کے تمام افراد میں تعلیم نسواں کے حوالے سے شعور و آگاہی پیدا کی جائے تاکہ جنسی تفریق کا خاتمہ ہو اور آج کی بچیاں، آج پڑھ لکھ کر مستقبل کی تعلیم یافتہ خواتین بن سکیں، کیونکہ جب خواتین تعلیم یافتہ ہونگی تو نہ صرف وہ بچوں کی بہتر تعلیم و تربیت کر سکیںگی بلکہ مختلف اداروں میں بھی اپنے فرائض انجام دے کر ملک و قوم کا نام روشن کریںگی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہر مکتب فکر کے افراد کو تعلیم نسواں کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیئے تاکہ قوم خواندہ ہو سکے۔

□□□□□

کچھ باتیں معمر افراد سے

سہیل انجم

آج معمر افراد یعنی سینئر سٹیزنس سے کچھ باتیں کرنے کو جی چاہتا ہے۔ ہم بھی سینئر سٹیزن ہیں اور اس کلب میں داخل ہوئے چند سال ہو گئے ہیں۔ حالانکہ کچھ لوگ معمر حضرات کو بزرگ بھی کہتے ہیں۔ لیکن ہم خود کو اس کٹگری میں نہیں پاتے۔ کیونکہ شیخ سعدی بہت پہلے فرما گئے ہیں کہ 'بزرگی بہ عقل است نہ بسال' یعنی بزرگی عقل سے ہوتی ہے نہ کہ عمر سے۔ پورا شعر یوں ہے : تونگری بہ دل است نہ بمال، بزرگی بہ عقل است نہ بسال۔ یعنی مالداری دل سے ہوتی ہے مال سے نہیں اور بزرگی عقل سے ہوتی ہے عمر سے نہیں۔ میں امیر تیمور لنگ کے مقابلے میں اس نابینا بڑھیا کو مالدار مانتا ہوں جس نے ایک جملے سے تیمور کو لاجواب کر دیا تھا۔ کسی معاملے میں اس بڑھیا کو تیمور لنگ کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس نے اس سے پوچھا کہ بڑھیا تمہارا کیا نام ہے۔ اس نے جواب دیا دولت۔ تیمور کو ہنسی آ گئی۔ اس نے بڑھیا کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا کہ کیا دولت بھی اندھی ہوتی ہے۔ بڑھیا نے کہا ہاں۔ اگر وہ اندھی نہ ہوتی تو ایک لنگڑے کے پاس کیوں آتی۔ (لہٰذا ہمیں کوئی نہ تو بزرگ سمجھے نہ مالدار۔ ہر کس و ناکس نہ تو بزرگ ہو سکتا ہے اور نہ ہی مالدار)۔ سینئر سٹیزنس کے بہت سے مسائل ہیں۔ جن میں دو مسئلے خاص ہیں۔ ایک بیکاری اور دوسرا بیماری۔ اگر کوئی شخص ملازمت پیشہ ہے اور سبکدوش ہو چکا ہے تو اس کے سامنے بیکاری سینہ تانے کھڑی ہو جاتی ہے۔ لیکن جو لوگ سبکدوشی کے بعد کسی نہ کسی مصروفیت کا عصا تھام لیتے ہیں تو بیکاری ان کے سامنے جانے کی جرأت بھی نہیں کر پاتی۔ اس لیے ملازمت سے ریٹائر ہو جانے والوں کو نہ تو خود کو بوڑھا سمجھنا چاہیے، نہ تھکا ہوا، نہ بیکار نہ بے مصرف۔ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی نے ایک بار کہا تھا 'نہ ٹائرڈ نہ ریٹائرڈ'۔ اس کے بعد وہ وزیر اعظم بنے تھے۔ یہی جملہ چند روز قبل شرد پوار نے بھی ادا کیا ہے۔ حالانکہ وہ 82 سال کے ہو چکے ہیں اور ان کے بھتیجے نے ان کو بوڑھا ہونے کا طعنہ دیا ہے۔ اس لیے سبکدوش ہو جانے والوں کو خود کو کسی نہ کسی کام میں مصروف رکھنا چاہیے۔ دیگر بہت سے معاملات کی مانند اس معاملے میں بھی انگریز بہت سمجھدار ہوتا ہے۔ وہ عمر کی آخری ساعت تک بھی خواہ وہ سو سال کی عمر کو کیوں نہ پہنچ جائے، خود کو جوان تصور کرتا ہے۔ خیالات انسان کی زندگی کا رخ بدل دیتے ہیں۔ اگر آپ کے خیالات مثبت ہیں تو آپ کی صحت پر اس کے خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے اور اگر منفی ہیں تو آپ جسمانی طور پر بھی بیمار رہیں گے اور ذہنی طور پر بھی۔

جہاں تک صحت کا معاملہ ہے تو اس کے کئی پہلو ہیں۔ لیکن اگر معمر حضرات اپنی زندگی میں اعتدال کو اپناتے ہیں تو ان کے سامنے صحت کے مسائل بے اعتدالوں کے مقابلے میں کم ہوتے ہیں۔ عام طور پر ساٹھ سال کے بعد بلکہ پچاس سال کے بعد ہی انسان کو اپنے معمولات میں جن میں خورد و نوش کا معاملہ بھی شامل ہے، تبدیلی لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں سینئر سٹیزنس کے ایک واٹس ایپ گروپ پر بہت اچھی معلومات حاصل ہوئیں۔ اچھی معلومات کو دوسروں تک پہنچانا بھی اچھا کام ہے۔ لہٰذا یہ معلومات میں قارئین تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ معمر اور غیر معمر دونوں کٹگری کے لوگ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ آگرہ میں ایک ڈاکٹر ہیں جن کا نام ہے نریش ملہوترہ۔ انھوں نے اپنی ایک ویڈیو میں سینئر سٹیزنس کو صحت مند رہنے کے لیے دس مشورے دیے ہیں۔ ان مشوروں تک پہنچنے سے قبل یہ اطلاع بھی قابل غور ہے جو صحت کے عالمی ادارے ڈبلیو ایچ او نے دی ہے۔ اس کے مطابق سو میں سے صرف گیارہ افراد ایسے ہیں جو ساٹھ سال کی عمر کو پار کر پاتے ہیں اور سات افراد ایسے ہیں جو ستر سال کی عمر کو پار کر پاتے ہیں۔ لہٰذا اگر آپ ساٹھ سال سے اوپر ہیں تو خود کو خوش قسمت سمجھیے۔ اس کائنات کی سب سے بڑی اور خوبصورت نعمت زندگی ہے۔ اس کی قدر کیجیے۔ ڈاکٹر نریش کا سینئر سٹیزنس کو مشورہ ہے کہ آپ پانی خوب پیجیے پیاس لگے یا نہ لگے۔ اس کا انتظار مت کیجیے کہ پیاس لگے گی تب پئیں گے۔ اپنے جسم کو جتنا ہو سکے متحرک رکھیے۔ یعنی لیٹ کر شب و روز گزارنے کے بجائے کام کیجیے۔ کام نہیں ہے تو چلیے، تیریے، کھیلیے۔ کھانا کم کھایئے۔ صرف اتنا کھایئے جتنا جینے کے لیے ضروری ہو۔ (ہمارے بزرگ بہت پہلے کم خوردن، کم گفتن، کم خفتن کا مشورہ دے چکے ہیں)۔ جو بھی کھائیں وہ صحت بخش ہو۔ ہر چہ آید در سسٹم والا معاملہ نہیں چلے گا۔ چینی بالکل چھوڑ دیں۔ دو ہفتے چینی چھوڑنے کا اثر آپ کے چہرے پر نظر آئے گا۔ گوشت میں چکن کھا سکتے ہیں۔ مچھلی زیادہ کھائیں۔ پروٹین والی سبزیوں کو اپنی خوراک بنائیں۔ گاڑی کا استعمال کم سے کم کریں۔ پیدل زیادہ چلیں۔ اگر آپ کسی کثیر منزلہ عمارت میں رہتے یا کام کرتے ہیں تو لفٹ کے بجائے ٹانگوں کو زحمت دیں۔ اگر سواری کرنی ہی ہے تو سائیکل کی کریں۔ ریلوے اسٹیشنوں اور ہوائی اڈوں پر اسکلیٹر کے بجائے سیڑھیاں استعمال کریں۔ غصہ کرنے سے بچیں۔ غصے پر کنٹرول کریں۔ کم بولیں اور بولنے سے پہلے سوچیں۔ یاد رکھیں کہ زبان دماغ سے تیز چلتی ہے اس کو قابو میں رکھیں۔ دولت کا لالچ چھوڑ دیں۔ کمانے کی ہوس کو بالائے طاق رکھ دیں۔ اگر آپ کے پاس دولت کی کمی ہے تو احساس کمتری میں مبتلا نہ ہوں بلکہ خود کو مطمئن رکھیں۔ غرور اور انا کو تج دیں۔ نرم گفتاری، خوش مزاجی اور خندہ پیشانی کو اپنی عادت بنالیں۔ چھوٹوں سے پیار کریں۔ بچوں کے ساتھ کھیلیں۔ ان کی عزت کریں۔ آپ کو ان سے بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔ انھوں نے ایک اور مشورہ دیا ہے کہ اگر آپ کے بال سفید ہو گئے ہیں تو پریشان نہ ہوں۔ ان کو ڈائی کر کے خود کو جوان دکھانے کی کوشش کے بجائے خود کو ان بالوں کے ساتھ ایڈجسٹ کریں۔ بعض لوگوں کے بال انتہائی کم عمری میں بھی سفید ہو جاتے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر سینئر سٹیزنس کلب کے ارکان ان مشوروں پر عمل کریں تو صحت کے بہت سے مسائل سے نجات پا سکتے ہیں۔ معمر افراد کو بلکہ بہت سے لوگوں کو پچاس سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے گھٹنا پریشان کرنے لگتا ہے۔ آپریشن کروا کر ان کو بدلوانے کی نوبت آ جاتی ہے۔ مختار مسعود نے اپنی کتاب 'حرف شوق' میں لکھا ہے کہ انھوں نے نیویارک سے طب و صحت سے متعلق ایک کتاب خریدی۔ اس میں لکھا ہے کہ انسان کے جسم میں 187 جوڑ ہیں۔ گھٹنے کے جوڑ کو عمر بھر جتنا بوجھ اٹھانا پڑتا اور کام کرنا پڑتا ہے اتنی مشقت کسی اور جوڑ کی قسمت میں نہیں لکھی ہے۔ اس جوڑ کے بنانے میں قدرت سے ذرا سی چوک ہو گئی اور یہ اتنا مضبوط نہ بن سکا جتنا اس کو ہونا چاہیے۔ صرف امریکہ میں تقریباً پانچ کروڑ افراد ایسے ہیں جو گھٹنے کے درد میں مبتلا ہیں۔ اگر علم کی دولت سے مالا مال ملک کا یہ حال ہے تو ہمارے جیسے پسماندہ ملکوں میں اس کی تباہ کاری کا کیا عالم ہوگا۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں گھبرا کر دوسری کتاب اٹھا لیتا ہوں۔ ڈھائی سو سال قبل مسیح وفات پانے والے یونانی شاعر تھیوکریٹس کے اس قول پر نظر ٹھہر گئی کہ ہر شخص کا فرض ہے کہ جب تک اس کے گھٹنوں کا پھرتیلا پن سلامت ہے وہ جو کچھ بھی کر سکتا ہے وہ کر دکھائے۔ انھوں نے تفریح طبع کے لیے ایک دلچسپ بات بھی لکھی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ نیویارک سے ڈاکٹر فصیح احمد نے لکھا کہ بیگم کے گھٹنے بدلوانے کا مسئلہ درپیش ہے۔ مجھ سے نہ رہا گیا۔ میں نے عیادت اور ہمدردی کی آڑ میں مشورت اور شرارت سے کام لینا چاہا۔ میں نے ان کو لکھا کہ پاکستان اور امریکہ کی قیمتوں کا فرق آپ کے خط سے واضح ہے۔ یہاں ایک گھٹنا بدلنے کا معاوضہ ایک لاکھ روپے ہے۔ آپ نے دو کی قیمت پینتالیس ہزار ڈالر یعنی اکتیس لاکھ روپے لکھی ہے۔ اتنی رقم میں تو آپ کوہ قاف سے کئی صحت مند کنیزیں خرید سکتے ہیں۔ سنا ہے خط پڑھنے کے بعد ان کی بیگم کے گھٹنوں کا درد یکا یک دور ہو گیا۔ اس طریقِ علاج کو بالخوف کہتے ہیں۔

sanjumdelhi@gmail.com

کیا مسلمان نوشتۂ دیوار پڑھنے کے لیے تیار ہیں؟

محمد مسلم اللہ، نئی دہلی

سچر کمیٹی (2005) کی رپورٹ کے بعد یہ بات بھی جا رہی تھی کہ مسلمانوں نے مجموعی طور پر کافی ترقی کی ہے لیکن یکے بعد دیگرے متعدد تحقیقی اداروں کے سروے اور رپورٹوں سے چونکا دینے والے انکشافات سامنے آ رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں ہندوستان میں مسلمانوں کے تعلق سے معروف انگریزی روزنامہ ہندوستان ٹائمز نے اپنے 30 جون 2023 کے شمارے میں ایک انتہائی چشم کشا رپورٹ شائع کی ہے۔ اس میں آل انڈیا ڈیٹ اینڈ انویسٹمنٹ سروے (اے آئی ڈی آئی ایس) اور پیریڈک لیبر فورس سروے (پی ایل ایف ایس) کی تحقیقات کے مطابق ملک میں اسلام کے پیروکاروں کو اہم مشکلات اور مسائل کا سامنا ہے۔ ان کے یہاں ملک کے دیگر مذہبی گروہوں کے مقابلے میں اثاثوں اور کھپت کی سب سے کم سطح ہے۔ رپورٹ کے مطابق مسلمانوں کو ہندوستان میں سب سے زیادہ معاشی طور پر پسماندہ مذہبی گروہ سمجھا جاتا ہے، اور وہ ملک کی غریب آبادی کا ایک بڑا حصہ ہیں۔

اس جائزاتی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کی مجموعی آبادی میں مسلمانوں کی تعداد 15 فیصد سے بھی کم ہونے کے باوجود، یہاں کی سڑکوں پر تقریباً 25 فیصد بھکاری مسلم قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ حیرت انگیز تفاوت ملت کو درپیش معاشی مشکلات کو اجاگر کرتا ہے، جو ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو درپیش مشکلات سے کہیں زیادہ ہے۔ دنیا بھر کے رہنماؤں اور تنظیموں کو ان کے انتہائی اہم مسائل کو حل کرنے میں مدد کرنے والے 'اوڈیجی گیلپ سینٹر' نامی ایک عالمی تجزیاتی ادارے نے حال ہی میں بتایا ہے کہ دیگر مذہبی گروہوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے مقابلے میں ہندوستانی مسلمانوں کو مستقبل قریب میں مختلف قسم کی پریشانیوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

ہندوستانی مسلمانوں کے لیے یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے۔ 2010ء میں نیشنل کونسل فار اکنامک ریسرچ کی ایک رپورٹ میں انکشاف کیا گیا تھا کہ ہندوستان میں 31 فیصد مسلمان خط افلاس سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ سال 2013ء میں حکومت ہند کی وزارت شماریات اور پروگرام نفاذ کے تحت ایک تنظیم کی جانب سے کیے گئے سروے میں اس بات کی تصدیق کی گئی تھی کہ مسلمان ملک میں معاشی طور پر سب سے زیادہ پسماندہ طبقوں میں سے ایک ہیں۔ اس طرح کی ریسرچ واضح طور پر اشارہ کرتی ہیں کہ مسئلہ اس سے کہیں زیادہ گہرا ہے جتنا ہم دیکھیا سمجھ پا رہے ہیں۔ 'کوارٹز' ایک ڈیجیٹل میڈیا کمپنی جسے اپنی جدید کاروباری خبروں کی کوریج اور تجزیہ کے لئے جانا جاتا ہے اس نے 2018 میں نشاندہی کی تھی کہ 1990ء کے بعد سے تقریباً 170 ملین افراد کو غربت سے نکالنے میں ہندوستان کی پیش رفت کے باوجود، مسلمانوں نے سب سے کم ترقی کی۔ یہ ایک تشویشناک نشاندہی ہے۔

ابھیشیک جھا اور روشن کشور جیسے چوٹی کے صحافیوں نے 'ہندوستان ٹائمز' میں اپنی تجزیاتی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں دیگر مذہبی گروہوں کے مقابلے میں مسلمانوں کی آبادی تیزی سے بڑھنے کے بارے میں اکثر گمراہ کن دعوے کیے جاتے رہتے ہیں۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں کہ یہ دعوے درست معلومات پر مبنی نہیں ہیں۔ تاہم، یہ سچ ہے کہ مسلمانوں کا ایک بڑا حصہ ان کی آبادی کے حصہ کے مقابلے میں غریب ہے۔ وہ زیادہ تر ہندوستان کی آبادی کے نچلے نصف حصے میں مرکوز ہیں۔ مسلمانوں میں غربت کا یہ ارتکاز موجودہ ہندوستانی نظام کے غیر منصفانہ تعصبات کو نمایاں کرتا ہے۔

ایسی بہت سی رکاوٹیں ہیں جو ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے معاشی طور پر ترقی کی راہ کو مشکل بناتی ہیں۔ انہیں مختلف چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس میں تعلیم کے میدان میں محدود رسائی اور اپنے مذہب کی وجہ سے امتیازی سلوک شامل ہے۔ مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک کی تازہ ترین مثال اتراکھنڈ میں دیکھنے کو ملی جہاں مسلمانوں کے خلاف نفرت آمیز مہم میں ریاستی اور مرکزی حکومت کے کردار کو ہم نے کھلی آنکھوں سے دیکھا۔ کوارٹز کے محققین نے نشاندہی کی ہے کہ مسلمانوں کو ملک بھر میں مستقل تعصب کا سامنا ہے۔ اس کے باوجود ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے پالیسیاں نہیں ہیں۔ سیاسی نظام کی طرف سے بھی انھیں کوئی خاطر خواہ حمایت نہیں ملتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ اکثر امتیازی سلوک کیا جاتا ہے اور انہیں تشدد کا نشانہ بھی بنایا جاتا ہے۔ حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق، ہندوستان میں فرقہ وارانہ تشدد کی ایک تاریخ ہے۔ 2017ء اور 2021ء کے درمیان اس طرح کے تشدد کے تقریباً 3000 واقعات درج ہوئے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی اور سماجی صورتحال انتہائی سنگین ہے اور ان کو بہتر بنانے کے لیے بنیادی طور پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن ہر سطح پر ایسا لگتا ہے کہ بہروں کا بسیرا اور اندھوں کا پہرا ہے۔

بعض تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں میں اعلیٰ تعلیم میں داخلہ لینے کی شرح سب سے کم ہے۔ اس فرق کو مختلف عوامل سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ ایک اہم وجہ مسلم اکثریتی علاقوں میں ناکافی تعلیمی انفراسٹرکچر ہے۔ جو اسکولوں اور تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی کا شکار ہے۔ یہ مسلم بچوں کے لیے معیاری تعلیم کی دستیابی کو محدود کرتا ہے۔ غربت اور امتیازی سلوک جیسے سماجی و اقتصادی عوامل مسلمانوں کے لیے درپیش چیلنجوں کو مزید پیچیدہ بناتے ہیں، جس سے تعلیمی مواقع میں اضافی رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس سے بھی زیادہ تشویش کی بات یہ ہے کہ مسلم طلبہ کے اندراج کی تعداد میں 8 فیصد کی کمی واقع ہوئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مسلمان وہ واحد طبقہ ہے جنہیں مطلق کمی کا سامنا ہے، جبکہ دیگر فرقوں نے اندراج میں مجموعی طور پر اضافہ دیکھا ہے۔ کمی میں سب سے آگے اتر پردیش، جموں و کشمیر، مہاراشٹر، تمل ناڈو، گجرات، بہار اور کرناٹک جیسی ریاستیں ہیں۔ محققین کے مطابق ضروری نہیں کہ ہندوستان میں بہتر ملازمتوں میں مسلمانوں کا کم حصہ ملازمت کے عمل میں امتیازی سلوک کا نتیجہ ہو، بلکہ یہ ملازمت کے متلاشی مسلمانوں میں تعلیمی قابلیت کے لحاظ سے پیچھے رہنے کا نتیجہ بھی ہو سکتا ہے۔ تعلیمی قابلیت روزگار میں بہت بڑا کردار کرتی ہے۔ رپورٹ کے بقول فرقہ وارانہ سیاست ہندوستانی مسلمانوں کو درپیش اقتصادی رکاوٹوں کے تعین میں براہ راست کردار ادا نہیں کرتی ہے بلکہ وہ پردے کے پیچھے سے اپنا کام کرتی رہتی ہے۔

ہندوستانی حکومت میں مسلمانوں کی سیاسی نمائندگی میں نمایاں کمی واقع ہو رہی ہے۔ 2022ء میں حکمراں جماعت اپنی تاریخ میں پہلی بار کسی مسلمان رکن پارلیمنٹ (ایم پی) کے بغیر رہ گئی، جس نے سیاسی طور پر بھی مسلمانوں کی کم ہوتی ہوئی نمائندگی اور سیاسی حیثیت کو اجاگر کیا۔ اس وقت مرکزی سطح پر مسلم وزراء کی غیر حاضری موجودہ سیاسی نظام کا چونکانے والا عمل ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی سمیت تمام اہم سیاسی جماعتیں پارلیمنٹ میں زیادہ سے زیادہ نشستیں حاصل کرنے کے لیے مسلمانوں کے ووٹ حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہیں تاہم کوئی بھی جماعت، حتیٰ کہ مسلمانوں کے ووٹوں پر انحصار کرنے والی علاقائی جماعتیں بھی، پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی نمائندگی میں اضافہ کرنے کے تئیں مخلص دکھائی نہیں دیتی ہیں۔ آپ ذرا غور کیجئے کہ ایک ارب تیس کروڑ آبادی والے ملک میں 2011ء کی مردم شماری کے مطابق مسلمانوں کی تعداد 14.5 فیصد سے زیادہ ہے جبکہ پارلیمنٹ میں ان کی تعداد محض ساڑھے تین فیصد ہے۔

حکومت مسلسل 15 فیصد آبادی کو نظر انداز کر رہی ہے۔ اس کی وجہ سے مسلمانوں کو کیسی کیسی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ کسی مہنگے اور معیاری علاقے میں مناسب رہائش تک رسائی ہے، جو کسی کے مجموعی معیار زندگی کا تعین کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، مسلمانوں کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ انہیں کرایہ اور تھوک اسٹیٹ مارکیٹ تک میں امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کے سبب وہ خود کو غیر محفوظ اور اچھوت محسوس کرتے ہیں۔

ان حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے ابھیشیک جھا اور روشن کشور نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کو اپنی تعلیمی اور معاشی حیثیت کو بہتر بنانے کے لئے جامع اقدامات کی اشد ضرورت ہے۔ ان کے بقول یہ سوال اٹھانا ضروری ہے کہ کیا ہندوستان میں اکثریتی سیاست کی طرف موجودہ تبدیلی نے مسلمانوں کی معاشی خوشحالی پر پردہ ڈال دیا ہے اور ان کی شناخت ہی ان کے لیے سب سے بڑا جرم بن گئی ہے؟

اس طرح کی رکاوٹیں ہندوستانی مسلمانوں کو درپیش معاشی نقصانات میں مسلسل اضافہ کر رہی ہیں، جس سے ان میں غربت کا ایک ایسا حصار بن کر تیار ہو گیا ہے، جس سے باہر نکلنا پانا فی الحال مشکل لگتا ہے۔ ان زنجیروں کو موثر طریقے سے توڑنے کے لئے، ایک جامع نقطہ نظر ضروری ہے، جس میں موجودہ حالات میں کردار ادا کرنے والے سماجی، اقتصادی، ثقافتی اور سیاسی عوامل شامل ہوں۔ جامع پالیسیوں کو نافذ کر کے، تعلیم اور روزگار تک مساوی رسائی کو فروغ دے کر، دقیانوسی تصورات کو چیلنج کر کے، اور منصفانہ نمائندگی کو یقینی بناتے ہوئے، ہندوستان ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینے کی کوشش کر سکتا ہے جہاں ہندوستانی مسلمانوں سمیت تمام شہریوں کو پھلنے پھولنے کے مساوی مواقع حاصل ہوں۔ صرف ایک جامع اور مربوط کوشش کے ذریعے ہی ہم ان رکاوٹوں کو صحیح معنوں میں ختم کر سکتے ہیں اور سب کے لئے زیادہ منصفانہ اور خوشحال مستقبل کی راہ ہموار کر سکتے ہیں۔

موجودہ حالات میں حکومت سے کسی مثبت اقدام یا مدد کی توقع کرنا اول درجے کی حماقت اور خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا اگر ملت کا دم بھرنے والے، خواہ ان کا تعلق کسی بھی شعبہ زندگی سے ہو، جب تک مل بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل تیار نہیں کرتے کسی بہتری کی کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔ غربت ہر طرح کی کمزوریاں ساتھ لے کر آتی ہے۔ جس قوم میں نہ تعلیم ہوگی نہ اس کے پاس ہنر اور وسائل ہوں اس کی اگلی نسل کی 'گھر واپسی' بہت آسان ہو جائے گی اور موجودہ نسل صرف یکساں سول کوڈ پر آنسو بہاتے اس دنیا سے رخصت ہو جائے گی اور آئندہ نسلوں کو غیر تعلیم یافتہ اور معاشی پسماندگی کی دلدل میں ڈوبتا ہوا چھوڑ جائے گی۔ کوئی پوچھے کہ جس ملت کے پاس کروڑوں روپے کی وقف املاک موجود ہوں اس کے امام اور موذن تک معمولی تنخواہوں کے لئے ترستے رہیں، اس کے بچے بنیادی تعلیم سے محروم رہیں اور نوجوان بے مقصد زندگی گزارنے پر مجبور ہوں اس کا مستقبل خوفناک حد تک تاریک ہونے میں کسی شبہ کی گنجائش ہے۔ ابھی تک تو حکومت اور آثار قدیمہ نے تاریخی مساجد کو زبردستی غیر آباد کروایا ہوا ہے مگر حالات اسی طرح پستی کی جانب جاتے رہے تو ایسا نہ ہو کہ ہماری خوبصورت مساجد کسی اور کام کے لئے استعمال ہونے لگیں۔ خدارا جاگیے اور سوچیے۔

□□□□□

فحش گوئی بنام مزاح!

ازقلم محمد فرقان، بنگلور
(ڈائریکٹر مرکز تحفظ اسلام ہند)

حیا نہیں ہے زمانے کی زباں میں باقی!

میں اپنی تحریر کا آغاز اس دعا کے ساتھ کررہا ہوں کہ ہمارے کچھ اپنے مسلمان جو فحش گوئی بطور مزاح یا مذاق سمجھ کر کررہے ہیں انہیں اللہ ہدایت نصیب فرمائے اور وہ اس سے توبہ کرلیں۔ اس عنوان پر لکھنے کی ضرورت یوں محسوس ہوئی کہ آج ہمارے معاشرے میں فحش گوئی ایک عام بات بن گئی ہے۔ ہماری نظروں نے ایسے کچھ کم بخت ملعون لوگوں کو بھی دیکھا جو اللہ کے گھر مسجد جیسی مقدس جگہ میں بھی العیاذ باللہ فحش کلامی جس میں خصوصاً مباشرت اور جماع کی کیفیات اور شرمگاہ سے متعلق باتیں کررہے تھے! لاکھ سمجھانے پر بھی وہ منحوس لوگ رجوع ہونے کیلئے تیار نہیں۔ کئی دنوں سے یہ بوجھ دل میں لیے بے چین رہا کہ ہماری نظروں نے تو چند افراد کو دیکھا ہے نا جانے ایسے کتنے بدبخت اور ہونگے۔ پھر اللہ نے دل میں خیال ڈالا کہ اس موضوع پر کچھ روشنی ڈالی جائے اور مسلمانوں کو اسکے انجام اور اسکی حقیقت سے آگاہ کیا جائے۔ اللہ کرے کہ ان تمام فحش گو کو ہدایت نصیب ہو۔ آمین

آج کے اس پرفتن دور اور خزاں رسیدہ معاشرہ میں زبان کا بیہودہ استعمال حد سے تجاوز کرچکا ہے۔ جبکہ انسان کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور کل حشر کے میدان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ پاکیزہ اور نیک کلمات بولنے چاہئیں۔ زبان کا باہمی تعلقات پر نہایت گہرا اثر پڑتا ہے۔ نیک کلام کے اندر ایک مقناطیسی کشش ہوتی ہے۔ مومن کی زبان گندے اور غلیظ کلام سے محفوظ رہتی ہے۔ اس کا کلام پاکیزہ ہوتا ہے۔ حدیث میں مومن کی صفات بیان ہوئی ہیں کہ وہ نہ طعنہ زن، نہ بہت بد دعا کرنے والا، نہ بے حیا اور نہ گندی زبان والا ہوتا ہے۔ بلکہ وہ حیادار ہوتا ہے اور حیادار شخص کی زبان اس کے قابو میں رہتی ہے۔ حضور صلعم نے ہمیں ہر چیز کی طرح اپنی زبان کا استعمال کرنا بھی سکھایا ہے۔ لیکن آج مسلمان اپنی زبان کا غلط استعمال کررہے ہیں۔ اسی کی ایک مثال فحش گوئی یا فحش کلامی یا گندی باتیں کرنا ہے۔

فحش گوئی قابل شرم، بیہودہ اور بے حیائی کی بات کو کہتے ہیں۔ فحش گوئی یا کلامی سے مراد یہ ہے کہ ان باتوں کو واضح الفاظ میں ذکر کردیا جائے جن کا صراحۃً اظہار برا سمجھا جاتا ہو مثلاً جماع کی کیفیات یا پوشیدہ امراض کو (بلا حاجتِ شرعی) بیان کرنا۔ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان)۔ فحش گوئی فطرت کے خباثت کی علامت ہے۔ بدقسمتی سے آج ہمارے معاشرے میں فحش گوئی کے شوقین بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں جو حصولِ لذت اور دوستوں کی محفلیں گرمانے کے لئے شہوت بھری گفتگو کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "فحش گوئی اور بد اخلاقی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں!" (مسند احمد)۔ اور یہ دونوں برائیاں اس قدر تباہ کن ہیں کہ یہ عادتیں دوسروں میں بہت جلد منتقل ہوتی ہیں۔ لہٰذا ہماری صحبت کا اچھا ہونا بہت ضروری ہے۔ بروز قیامت سب سے برا شخص وہ ہوگا جسے لوگ اس کی فحش کلامی سے بچنے کیلئے چھوڑ دیں گے۔ فحش کلامی کرنے والا بدنصیب ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا ہے۔ گناہ پر راضی ہونا یا اس میں تعاون کرنا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ فحش گوئی اور بدگوئی اسلام کی تعلیمات اور اس کی خصوصیات کے منافی تو ہے ہی، انہیں کوئی شریف معاشرہ بھی برداشت نہیں کرتا۔ انسان اپنے کلام سے پہچانا جاتا ہے اور اُس کی گفتگو اُس کے کردار اور شخصیت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ لوگوں کی نظروں میں بدکلام اور فحش گو کی عزت دو کوڑی کی بھی نہیں رہتی اور اس سے میل جول کوئی گوارہ نہیں کرتا۔ نیز فحش گوئی سے انسان نہ صرف اپنا وقار تباہ کرتا ہے بلکہ ان لوگوں کی بھی توہین کرتا ہے جن لوگوں نے اسکی تربیت کی ہے۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ "مومن کی شان یہ ہے کہ وہ طعن و تشنیع یا لعنت کرنے والا نہیں ہوتا اور نہ ہی فحش گوئی اور بدزبانی اس کا شعار ہوتا ہے" (ترمذی)۔ ایک اور جگہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم فاشی اور فحش گوئی سے بچو! کیونکہ اللہ تعالیٰ فاشی اور فحش گوئی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے" (مسند احمد)۔ ایک دوسری حدیث میں ہے: "اللہ تعالیٰ بدزبان اور بے ہودہ گوئی کرنے والے سے بغض و عداوت رکھتا ہے" (ترمذی)۔ بس مذاق میں بھی ایک دوسرے کو گالی دینا اور آپس میں فحش گفتگو کرنا گناہ ہے! بلکہ یہ یکطرفہ زنا بھی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کان کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بولنا (باتیں کرنا) ہے، دماغ کا زنا سوچنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل کا زنا تمنا اور خواہش کرنا ہے، اور شرمگاہ اسکی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے" (صحیح مسلم)۔ فحش گوئی میں مباشرت اور جماع کی کیفیات کو پیش کرنا کیا زبان کا زنا نہیں ہے؟ کیا اسکے بارے میں سوچنا دماغ کا زنا نہیں ہے؟ دوران گفتگو تمنا اور خواہش کا ظاہر کرنا کیا دل کا زنا نہیں ہے؟ یقیناً ہے!!! اس سے یہ بات بھی ثابت ہوجاتی ہے کہ فحش گو زانی بھی ہے! نیز آج دوسروں کی ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے بارے میں فحش گوئی کررہے ہیں تو کل ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوسکتا ہے!

فحش گوئی ایک لازمی جزو ہوتی ہے۔ یہ معاملہ صرف ان پڑھ اور جاہل طبقہ میں نہیں بلکہ وہ طبقہ جو اپنے آپ کو پڑھے لکھے لوگوں میں شمار کرتا ہے وہ بھی اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں۔ یہاں تک کہ بہت سے دیندار اور شرع کے پابند لوگوں کی محفلیں بھی اس سے خالی نہیں ہوتیں۔ ہنسی مذاق، طنز و مزاح خواہ وہ عمومی یا خصوصی ہو فاشی سے لبریز ہوتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اسلام نے مزاح کی اجازت دی ہے لیکن اسکی کچھ حدود و قیود بھی مقرر فرمائی ہیں، جو طنز و مزاح کو بھی اخلاق اور تہذیب کے دائرہ کے اندر رہنے پر مجبور کرتی ہیں۔ آقائے دو عالم صلعم نے ہمیں مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے روکا بلکہ ایک جگہ اسے حرام قرار دیا، کیونکہ جھوٹ ایک زہر ہے جس سے انسان ہلاک ہوجاتا ہے اور جہنم میں جا پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ" کہ "جھوٹ بولنے سے بچو!" (سورۃ الحج)۔ جب ہمیں جھوٹ بولنے خواہ وہ مزاق ہی ہو سے روکا گیا تو کیا ہمیں فحش گوئی کی اجازت ہے؟ کیا کل بروز محشر اسکا حساب نہیں ہوگا؟ کیا آقائے دو عالم ﷺ کو اپنے روضۂ مقدس میں اس سے تکلیف نہیں ہوتی ہے؟ فحش گوئی کا سہارا لے کر داد و تحسین سمیٹنے والے بدبخت، کمبخت اور ملعون یاد رکھیں کہ اس کا انجام بہت برا ہے!

ہر مذہب کا کوئی نہ کوئی امتیازی وصف رہا ہے اور اسلام کا امتیازی وصف شرم و حیاء ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہیکہ حضور ﷺ نے فرمایا "جس شخص یا معاشرہ میں شرم و حیاء نہ رہے تو وہ بڑی سے بڑی بیہودگی، نافرمانی وفساد برپا کرسکتا ہے"۔ بخاری کی ایک دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کرے"۔ انسان کی طبیعت بدکاموں کو چاہتی ہے لیکن یہ شرم و حیا ہی ہے جو انسان کے اور برائی کے بیچ آڑ بن جاتی ہے۔ یہی انسان میں اچھے اور برے کلام کے بیچ فرق کا احساس پیدا کرتی ہے۔ لیکن انسان جوں جوں شرم و حیا کا گلا گھونٹتا رہتا ہے، برائی کا احساس اُس کے دل سے کم ہوتا رہتا ہے، اُس کی ہچکچاہٹ عادت میں بدلتی جاتی ہے اور جب بالکل ہی شرم و حیا کا جنازہ نکل جاتا ہے تو پھر اس حدیث کا مصداق بن جاتا ہے یعنی جو چاہتا ہے بولتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے، صحیح یا غلط اس کی قطعاً فکر نہیں کرتا۔ گفتگو میں اگر کسی مزاح کا رنگ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن ایسا مزاح جو فاشیات سے لبریز گھٹیا اور بیہودہ ہو اور جو دوسرے کی دل شکنی کا باعث بنے، اسکی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں۔

زبان ایک عظیم نعمت ہے جو اللہ رب العزت نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے، بات کرنے کی ایسی مشین ہے جو پیدائش سے لیکر مرتے دم تک انسان کا ساتھ دیتی ہے۔ چونکہ اس مشین، اس نعمت کو حاصل کرنے میں ہم نے کوئی محنت اور مشقت نہیں کی، کوئی پیسہ خرچ نہیں کیا، اس لیے ہمیں اس نعمت کی کوئی قدر معلوم نہیں ہوتی اور یہ حقیقت ہے کہ جو نعمت بیٹھے بٹھائے اور بن مانگے مل جائے اس کی قدر بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ زبان بھی ہمیں بن مانگے مل گئی اس لیے لوگ اس کی ذرا قدر نہیں کرتے، جو چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں، جو منہ میں آتا ہے بول پڑتے ہیں۔ اس کی قدر ان لوگوں سے پوچھیں جو اس نعمت سے محروم ہیں۔ جن کے منہ میں زبان موجود ہے مگر بولنے کی طاقت نہیں، کوئی بات کہنا چاہتے ہیں مگر کہہ نہیں سکتے، دل میں جذبات پیدا ہو رہے ہیں مگر ان کا اظہار نہیں کرسکتے، اس سے پوچھیں کہ زبان کیا چیز ہے اور کتنی بڑی نعمت ہے؟ جو لوگ بنا سوچے سمجھے باتیں کرتے ہیں، بات کہنے سے پہلے اس کو تولتے نہیں۔ بعض اوقات ان کے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے جو ان کو اوندھے منہ جہنم میں گرا دیتی ہے، جبکہ انہیں اسکی خبر بھی نہیں ہوتی۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ "زبان کی باتیں اعضا انسانی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ پاکیزہ کلام تو قرب خداوندی کا سبب بنتا ہے جب کہ گندا کلام ذلت و خوار کردیتا ہے"۔ ایک دفعہ جناب محمد رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ "چار طرح کے جہنمی کھولتے پانی اور آگ کے درمیان بھاگتے پھرتے اور ویل و ثبور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے، ان میں سے ایک ایسا شخص بھی ہوگا جس کے منہ سے خون اور پیپ بہتے ہوں گے"۔ جہنمی کہیں گے: "اس بدبخت کو کیا ہوا کہ ہماری تکلیف میں اضافہ کیے دیتا ہے؟" جواب ملے گا: "یہ بدنصیب، خبیث اور بری بات کی طرف متوجہ ہوکر لذت اٹھاتا تھا مثلاً جماع کی باتوں سے!" (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آفات اللسان)۔ ایک اور جگہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ "شرم و حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والا جنت میں جائے گا اور بے حیائی، فحش گوئی برائی کا حصہ ہے اور برائی والا دوزخ میں جائے گا!" (ترمذی)۔ آج فحش گوئی سے بچو گے تو کل وہاں جہنم کی آگ سے بچ سکو گے۔ ہمیں اپنے ماں باپ اور بڑوں کا کتنا خیال ہوتا ہے کہ ہم ان کے سامنے فحش گوئی کیلئے گھٹیا زبان استعمال نہیں کرتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو ہر لمحہ ہماری ہر بات سن رہا ہے تو فحش گوئی کرتے ہوئے ہم اس بات کا کتنا خیال رکھتے ہیں؟ نیز ہر ہفتے کی پیر اور جمعرات کو جب ہمارے اعمال حضور ﷺ کے سامنے پیش ہوتے ہونگے تو ان پر کیا گزرتی ہوگی؟ کیا اسی کے خاطر انہوں نے اتنی قربانیاں دیں کہ آج ہم دین و اسلام کی نشر و اشاعت، دعوت و تبلیغ کا فریضہ، اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی فکر چھوڑ کر فحش گوئی میں مبتلا ہوں؟ یاد رکھو انسان کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا اور کل جب حشر کے دن تمام مخلوقات خصوصاً آقائے دو عالم ﷺ، صحابہ کرامؓ، ہمارے مشائخین و اکابرین، ہمارے اساتذہ، ہمارے والدین، ہماری آل و اولاد کے سامنے یہ نامۂ اعمال پڑھ کر سنایا جائیگا تو ہمیں کس قدر اذیت ہوگی؟ اور کس قدر ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے؟ حضرت ابراہیم بن میسرہؒ نے تو یہاں تک فرمایا کہ "قیامت کے دن فحش کلام اور بیہودہ بکنے والے کو کتے کی صورت میں یا کتے کے پیٹ میں لایا جائے گا!" (احیاء علوم الدین)۔ نیز حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَلْجَنَّةُ حَرَامٌ عَلٰى كُلِّ فَاحِشٍ اَنْ يَّدْخُلَهَا" کہ "ہر فحش کلام کرنے والے پر جنت کا داخلہ حرام ہے!" (کتاب الصمت وآداب اللسان)۔ اسلئے ہر طرح کی بیہودہ، فحش گوئی یا فحش کلامی سے احتراز ضروری ہے۔ حقیقی مسلمان وہی ہے جو اللہ کیلئے اپنے نفس پر قابو رکھے۔ جب تک ہم اس پر قابو نہیں پاتے ہم گناہوں کے سمندر میں ڈوبتے جائیں گے۔ نیز بہترین انسان وہ ہے جسے گناہ کے بعد یہ احساس ہو جائے کہ اس سے غلطی ہوگئی ہے اور وہ اللہ کی طرف رجوع ہو اور دوبارہ اسکی طرف نہ جائے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ "وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ" کہ "اور بے حیائی کے کاموں کے پاس بھی نہ پھٹکو، چاہے وہ بے حیائی کھلی ہو یا چھپی ہوئی" (سورۃ انعام)۔ لہٰذا ہمیں ایسی مجالس، محافل اور دوست و احباب سے اجتناب کرنا چاہیے جو ہمیں گناہوں کی طرف مائل کرتے ہوں۔ امید ہیکہ تمام فحش گو اپنی بے شرمی سے باز آجائیں گے ورنہ وہ دن بھی دور نہیں کہ انہیں ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کی، ہمیں فحش گوئی جیسے بیہودہ گناہ سے بچنے کی اور اپنے نفس پر قابو پانے کی نیز ان نصائح پر ہمیں اور تمام مسلمانوں کو عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے، آمین ثم آمین۔

آرزوئیں خون ہوں یا حسرتیں برباد ہوں

میدانِ سیاست میں اپنا مقام پیدا کر!!

تحریر! جاوید اختر بھارتی

انسان جب دنیا میں آتا ہے تو وہ کورے اور سادے کاغذ کی طرح ہوتا ہے اور سادے کاغذ پر جو چاہے لکھا جاسکتا ہے اب یہ لکھنے والے پر منحصر ہے کہ وہ کیا لکھتا ہے لیکن ہاں جو لکھا جائے گا وہ کوئی نہ کوئی ضرور پڑھے گا اور جب پڑھے گا تو تبصرہ بھی ضرور کرے گا یہ الگ بات ہے کہ وہ کسی دوسرے کو نہ پڑھائے لیکن اس تحریر پر کچھ نہ کچھ غور و فکر کرے گا ہی،، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ غور و فکر کرنے کے بعد نظر انداز کردے مگر کوئی یہ کہے کہ کچھ لکھا جائے یا نہ لکھا جائے کاغذ کا رنگ بدلنے والا نہیں ہے،، تو یہ بات غلط ہے،، کیونکہ کاغذ کا رنگ ضرور بدلے گا اور سادے کاغذ کا رنگ بدلے گا تو وہ اور بھی زیادہ خراب نظر آئے گا اور وہ خراب کاغذ جب کسی کے ہاتھ میں جائے گا تو وہ ضرور کہے گا کہ کاش اس پر کچھ لکھا ہوتا تو کتنا بہتر ہوتا،، دوسرے پہلو پر غور کیا جائے تو لکھنے کے باوجود کاغذ خستہ حالی کا شکار ہوگیا تو یہ افسوس ہوگا کہ نہ جانے اس کاغذ پر کیا لکھا تھا اور تحریر جوں کی توں موجود ہے مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے تو بھی سوچنے اور غور و فکر کرنے کی بات ہے کہ اگر اس عمل کیا گیا ہوتا تو ہوسکتا ہے اس کا کچھ فائدہ ملا ہوتا،، تحریر پڑھتے وقت یہ بات بھی ذہن میں آسکتی ہے کہ یہ بات ایسے لکھ دی گئی ہے،، اگر ایسے لکھا ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا،، اب آئیے 1947 میں ملک آزاد ہوا تحریک آزادی میں کل مذاہب، کل برادری نے حصہ لیا آزادی کے بعد ملک کا آئین بنا اور آئین نے سب کے تحفظ کی ضمانت دی ہے، ووٹ دینے کا حق دیا ہے،، تو ووٹ مانگنے کا بھی حق دیا ہے،، بھارت کل مذہبی، کل مسلکی، کل برادری کا حسین سنگم ہے سب کو سیاست میں حصہ لینے کا حق ہے اسی لیے ملک میں پیدا ہونے والے ہر سماج کے لوگوں نے مذکورہ کاغذات پر غور و فکر کیا تو کہا کہ۔ اس میں ایسی تحریریں ہیں کہ جس پر عملدرآمد کرنے سے ہمیں ماسٹر چابی حاصل ہوسکتی ہے ،ہم سیاست، ملازمت، وزارت اور شعبہ تعلیمات میں اپنی حصہ داری درج کراسکتے ہیں اور وہ سرگرم عمل ہوئے،، سماج کی بنیاد پر ہر سماج کے لوگوں نے اپنے اپنے سماج کو بیدار کرنا شروع کیا اور وہ بیدار ہوتے گئے اور متحد ہوتے گئے اقتدار کا ذائقہ تک چکھ لیا اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ لگتا ہے کہ اس کاغذ کو ابھی تک پڑھا ہی نہیں یا کہ پڑھا ہے تو نیک نیتی کے ساتھ نہیں پڑھا ہے، کچھ لوگوں نے پڑھا ہے تو کسی کو استاد مان کر اور استاد نے پڑھایا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ایک ایک صفحہ چھوڑ کر پڑھایا ہے شاگردوں کو یقین ہے کہ استاد کی بات غلط ہو ہی نہیں سکتی انہوں نے سیاست میں بھی عقیدت مندی کا اظہار کیا اور استاد انہیں سبز باغ دکھاتا رہا اور کبھی کبھی اس باغ کا پھل بھی دے دیا اور شاگرد اس پھل کی مٹھاس میں مست مگن ہوگیا کبھی یہ نہیں سوچا کہ کاش میرا پورا سماج اس پھل کا ذائقہ چکھ لیتا،، بس اپنے لیڈروں کی تعریف میں مصروف نظر آتا ہے یعنی جو سیاست میں نہیں ہے تو اس کے بارے میں تو سمجھ میں آتا ہے لیکن جو سیاست میں ہے اس پر افسوس ہوتا ہے کہ اس نے ایسا طریقہ کیوں نہیں اپنایا کہ پارٹی اپنی ہو، جھنڈا اپنا ہو، پارٹی کے کارکن اپنے ہوں، پارٹی کا دستور العمل اپنا ہو، قیادت اپنی ہو، لیڈر اپنا ہو تاکہ سروس اور حکومت میں ہماری بھی حصہ داری ہو،، یہ بات بھی واضح ہے کہ چاہے کوئی بھی پلیٹ فارم ہو، کوئی بھی پارٹی ہو اس کے اصول و ضوابط ہوتے ہیں اور اس پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے مسلم سیاسی لیڈروں کو خود اپنی پارٹی کے اصول معلوم نہیں ہیں بس ایک اصول معلوم ہے کہ پارٹی صدر اور اعلیٰ کمان کی گل پوشی کرنا ہے اور قصیدہ خوانی کرنا ہے بسا اوقات کچھ جوش آبھی جاتا ہے تو اظہار کرنے پر پارٹی میں ان کا قد چھوٹا کردیا جاتا ہے اس موقع پر بھی مسلم سیاسی لیڈروں کو سمجھ میں نہیں آتا یا کہ احساس نہیں ہوتا ہے کہ ہمیں بھی اپنے سماج کو متحد کرنا چاہیے اور آئین کے مطابق حاصل حقوق کی بنیاد پر سیاسی طور پر طاقتور ہونا چاہیے تاکہ جو سیاسی پارٹیاں سیکولرازم کا جھوٹا ڈھیڈورا پیٹ رہی ہیں اور جب وقت آتا ہے سیکولرازم کا ثبوت دینے کا تو منافقانہ رویہ اختیار کرتی ہیں تو ان کو بھی اپنی اوقات معلوم ہوسکے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ تمام سیاسی پارٹیاں مسلمانوں کو پارٹی کے اندر ڈاٹ ریفل کی نوک کی طرح رکھتی ہیں اوپر انگوٹھے سے دبانے پر جس طرح ریفل کی نوک نظر آتی ہے باقی وقت میں نظروں سے غائب اسی طرح ایک پنچسالہ میں صرف چھ ماہ کے لئے مسلم لیڈروں کے چہروں کو ظاہر کیا جاتا ہے اور مسلم لیڈران پھر بھی تعریف کرتے نہیں تھکتے لیکن بی جے پی نے تمام سیاسی پارٹیوں کے سیکولرازم کے جھوٹے نقاب کو نوچ کر پھینک دیا اور پوری طرح بے نقاب کردیا اور یہی حقیقت ہے کہ سبھی سیاسی پارٹیاں مسلمانوں کو صرف ووٹ بینک سمجھتی ہیں، کرکٹ کے میدان کا بارہواں کھلاڑی سمجھتی ہیں،، اس میں قصور ہمارا بھی ہے ہم ووٹوں کی اہمیت کو جاننے کی کوشش نہیں کرتے اور ووٹوں کی اہمیت کو اچھے ڈھنگ سے بتایا بھی نہیں جاتا جو مسلم سیاسی لیڈر آتا ہے تو وہ اتنی جذباتی تقریر کرتا ہے کہ لگتا ہے کہ وہ جنگ کے میدان میں لے جانا چاہتا ہے،، حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ جمہوریت کیا ہے اور جمہوریت کے فوائد کیا ہیں یہ بتایا جائے، جمہوریت میں جو قوم سیاسی طور پر بیدار ہوتی ہے وہ صفحہ ہستی پر نمایاں ہوتی ہے اور جو قوم جمہوریت میں بھی سیاسی شعور سے محروم ہوتی ہے وہ صفحہ ہستی سے گم ہوجاتی ہے،، جب آئین کو ترتیب دیا جارہا تھا تو ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے جہاں اپنے سماج کا درد محسوس کیا وہیں انہوں نے مسلمانوں کا بھی درد محسوس کیا اور مسلمانوں میں جو طبقات ریزرویشن کے حقدار تھے انہیں بھی وہ سہولت دی تھی جو سہولت آج دلت سماج کو مخصوص انداز میں ملتی ہے مگر کانگریس کی حکومت تھی ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت دلت زمرے میں آنے والے مسلمانوں کو اس سہولت سے محروم کردیا گیا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امبیڈکر جی نے درد محسوس کیا تو سہولت دی اور جب اسی سہولت سے محروم کیا گیا تو بڑے بڑے مسلم سیاسی لیڈران نے اپنی زبانیں کیوں بند رکھی تھیں اور جب اس وقت خاموش تھے تو آج دلت مسلم کی بات کرنے کی ضرورت کیوں پیش آگئی اسی سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کو مسلمانوں سے بھی زبردست نقصانات کا سامنا کرنا پڑا ہے اور جہاں مسلمانوں کے چھوٹے طبقے کی بات آتی ہے تو یہ کہہ کر ٹال مٹول سے کام لیا جاتا ہے کہ اسلام میں کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے،، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جہاں اسلام میں کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے وہیں مسلمانوں میں چھوٹا بڑا ہے، اونچ نیچ، بھید بھاؤ ہے اگر مسلم لیڈران نے نیک نیتی اور سچائی کا مظاہرہ کیا ہوتا تو مسلمانوں کے اندر حلال خور، نٹ، بنجارہ، بھانٹ وغیرہ جیسی برادریوں کے حالات میں بھی تبدیلی ضرور آئی ہوتی آج بھی بڑے بڑے امراء، رؤساء، جانشین، سجادہ نشین، سیاستداں ان سے دور ہی رہتے ہیں اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے اسی درد کو محسوس کیا تھا، جہاں ایک طرف بھی سیاسی پارٹیوں نے مسلمانوں کو بی جے پی سے ڈرایا اور بی جے پی و مسلمانوں کے درمیان زبردست کھائی پیدا کرائی اور خود اپنے پورے خاندان کے ساتھ اسمبلی و پارلیمنٹ میں پہنچتی رہیں اسی بدنیتی کی دین ہے کہ آج اپوزیشن پارٹیاں بی جے پی سے پوری طرح خوفزدہ ہیں اور اقتدار سے باہر رہنا بڑا مشکل ہورہا ہے تو کبھی مسلمانوں کے مسائل پر خاموشی اختیار کی جاتی ہے تو کبھی ملی تنظیموں اور جماعتوں سے تعلق ختم کرنے کی بات کی جاتی ہے درحقیقت یہ اقتدار سے دوری کی بوکھلاہٹ ہے۔

روزنامہ وطن سرینگر

منشیات کے خلاف لڑائی اور ہمارا سماج

کیا ہم نوجوان نسل کو یوں ہی لٹتے دیکھیں گے؟

جموں وکشمیر پچھلے تیس پینتالیس سال سے ایک غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہے۔ جموں وکشمیر میں اس مدت کے دوران زندگی کے ہر شعبے میں تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئی ہیں اگرچہ تبدیلیوں کی ہیئت مختلف شعبوں کے لئے مختلف ہے۔ کسی شعبے میں ہونے والی تبدیلی مثبت اثرات کی حامل ہے جبکہ کہیں پر منفی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں اور ان منفی نوعیت کی تبدیلیوں نے ہمارے سماج کے تانے بانے کو بکھیر کر رکھ دیا ہے۔ آج سے تیس پینتیس سال کے کشمیر پر اگر نظر دوڑائی جائے تو اس وقت کا عام کشمیری انسان انتہائی سادہ طبیعت، منکسر المزاج اور ہر کسی کے لئے اپنے دل میں ہمدردی رکھنے والا ہوا کرتا تھا مگر نوے کی دہائی میں شروع ہونے والی تبدیلیوں نے جہاں کشمیر میں خواندگی کی شرح، لوگوں کی اقتصادی حالت اور پھر مختلف شعبوں میں تعمیر وترقی کا ایک رواج سا پیدا کردیا وہیں ہمارے سماج کے اندر درج کی جانے والی ان تبدیلیوں نے ہمارے اجتماعی ضمیر پر کچھ منفی اثرات بھی مرتب کر لئے ہیں جن کا اگر فوری تدارک نہ کیا گیا تو نتائج بھیانک ہو سکتے ہیں۔ یہ بات صحیح ہے کہ جب کسی سماج کا ایک مخصوص طبقہ مادی اور اقتصادی اعتبار سے ترقی کی بلندیوں کو چھولیتا ہے تو سماج کے پچھڑے یا مادی طور کمزور طبقے بھی اپنی حالت سدھارنے کی کوشش میں زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی دوڑ میں لگ جاتے ہیں اور یہیں سے سماج کے اندر اخلاقی گراوٹ اور آوارہ گردی کے خصائص رواج پاتے ہیں اور سماج منفی سمت میں چلنے لگتا ہے۔ پچھلے تیس سال کے دوران جموں و کشمیر میں جاری نامساعد حالات کے دوران ہمارے اجتماعی ضمیر میں 'تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا' کے مصداق کئی ایسی چیزیں اپنا گھر بنانے میں کامیاب ہوئی ہیں جنہوں نے ہمارے نوجوانوں کو سب سے پہلے اپنے نرغے میں لے لیا ہے۔ منشیات منفی اثرات کی حامل ان ہی چیزوں میں سے ایک ہے۔ اگر پچھلے دو سال کے اعداد وشمار پر نظر دوڑائی جائے تو وادی میں اربوں روپے مالیت کی منشیات ضبط کی گئی ہیں اور پولیس نے اس حوالے سے درجنوں افراد کو گرفتار بھی کرلیا ہے۔ یہاں سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر منشیات کا غیر قانونی کاروبار کرنے والے افراد سے اربوں روپے مالیت کی منشیات ضبط کی جاسکتی ہیں تو پھر کتنی مالیت کی منشیات اس لت میں مبتلا لوگوں تک پہنچائی گئی ہوں گی؟۔ ہماری وادی کا کوئی بھی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں منشیات کا کاروبار کرنے والے لوگ سرگرم عمل نہ ہوں اور جہاں پر منشیات کا استعمال کرنے والے افراد کی تعداد میں روز افزوں اضافہ نہ ہو رہا ہو اور ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ ان میں معصوم نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد شامل ہے۔ حکومت نے اگرچہ منشیات کی لت میں مبتلا لوگوں کے لئے ڈرگ ڈی ایڈکشن مراکز کا قیام عمل میں لایا ہے اور یہ مراکز فعال طریقہ پر اپنا کام انجام دے رہے ہیں مگر یہ بات بھی سچ ہے کہ سماجی رویے کے ڈر سے لوگ ان مراکز کا رخ نہیں کرتے اور اس طرح گھروں کے گھر اجڑ رہے ہیں۔ پلوامہ، شوپیاں اور اننت ناگ اضلاع کے کئی علاقے ایسے ہیں جہاں لوگ بھنگ کی باضابطہ کاشت کر رہے ہیں اور امن وقانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں اس صورتحال سے بخوبی واقف بھی ہیں مگر یہاں سطحی طور کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے جس کے نتیجہ میں بھنگ کاشت کرنے والے افراد کے حوصلے دن بہ دن بڑھتے ہی جارہے ہیں۔ شراب نوشی، نشیلی ادویات کا استعمال اب ہمارے سماج کے اندر گھر گھر کی کہانی بن گئے ہیں اور والدین کو ہر آن یہ غم ستائے رہتا ہے کہ جن بچوں پر ہم اپنی کمائی کا ایک بڑا حصہ خرچ کر رہے ہیں کہیں وہ منشیات کے بھینٹ نہ چڑھ جائیں۔ اس طرح سے نہ صرف معصوم بچوں کا مستقبل تباہ وبرباد ہوتا ہے بلکہ والدین کے اپنے بچوں کی خاطر دیکھے گئے خواب بھی بکھر جاتے ہیں۔ اس صورتحال کو ختم کرنے کی جہاں حکومت کی ذمہ داری ہے وہیں عام لوگوں کو بھی اس بدعت کے خلاف کمربستہ ہو کر لڑنا ہوگا تب جا کر ہی اسے ختم کیا جاسکتا ہے۔

دل

تحریر
ریاض فردوسی

دل انسانی عام مٹھی کے سائز کے برابر میں ایک پٹھوں کا عضو ہوتا ہے، جو چھاتی کے ہڈی کے بالکل پیچھے اور قدرے بائیں ہوتا ہے۔ دل شریانوں اور رگوں کے نیٹ ورک سے خون پمپ کرتا ہے جسے قلبی نظام کہتے ہیں۔ دل کے چار ایوان ہیں: دائیں ایٹریم رگوں سے خون وصول کرتا ہے اور اسے دائیں وینٹرکل پر پمپ کرتا ہے۔ دائیں وینٹرکل دائیں ایٹریم سے خون وصول کرتا ہے اور پھیپھڑوں تک پمپ کرتا ہے، جہاں اس پر آکسیجن بھری ہوتی ہے۔ بائیں ایٹریم پھیپھڑوں سے آکسیجنٹ خون حاصل کرتا ہے اور اسے بائیں وینٹرکل پر پمپ کرتا ہے۔ بائیں وینٹریکل (مضبوط ترین ایوان) آکسیجن سے بھرپور خون کو باقی جسم میں پمپ کرتا ہے۔ بائیں وینٹرکل کا زبردست سکڑن ہمارے بلڈ پریشر کو پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح تمام عبادات اور ریاضات کی قبولیت کے لئے صاف وشفاف دل کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کوئی عبادت وریاضت بنا اخلاص اور خلوص اور پاک دل کے اللہ کی بارگاہ میں ناقابل قبول ہے۔ ادب اور آداب میں امت مرحومہ کی صاف گوئی اور بے باکی تباہ ہوگئی۔ آج ہر شخص زبانی ریاکاری میں محو ہو کر دینی اور دنیاوی حقیقت سے کوسوں دور ہو چکا ہے (الا ماشاء اللہ)

اور جب انہیں ہماری واضح آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جن لوگوں نے کفر کیا وہ ان لوگوں سے کہتے ہیں جو ایمان لائے کہ ہم دونوں گروہوں میں سے کون سا مقام میں بہتر ہے اور مجلس میں زیادہ اچھا ہے؟ (سورہ مریم، آیت۔ 73)

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے بھی یہی کہا تھا کہ (انومن لک واتبعک الا رزلون) تیرے ماننے والے تو سب غریب محتاج لوگ ہیں ہم تیرے تابعدار بن نہیں سکتے۔ اور آیت میں ہے کہ اسی طرح انہیں دھوکہ لگ رہا ہے اور کہہ اٹھتے ہیں کہ کیا یہی وہ اللہ کے پیارے بندے ہیں جنہیں اللہ نے ہم پر فضیلت دی ہے؟ پھر ان کے اس مغالطے کا جواب دیا کہ ان سے پہلے ان سے بھی ظاہر داری میں بڑھے ہوئے اور مالداری میں آگے نکلے ہوئے لوگ تھے لیکن ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ہم نے انہیں تہس نہس کر دیا۔ ان کی محفلیں، ان کے مکانات ان کی قوتیں، ان کی مالداریاں ان سے سوا تھیں۔ شان وشوکت میں، رہن سہن میں، تکلفات میں، امارت میں اور شرافت میں ان سے کہیں زیادہ تھے۔ ان کے تکبر اور عناد کی وجہ سے ہم نے ان کا بھس اڑا دیا۔ غارت اور برباد کر دیا۔ فرعونیوں کو دیکھ لو انکے باغات انکی نہریں انکی کھیتیاں انکے شاندار مکانات اور عالیشان محلات اب تک موجود ہیں اور وہ غارت کر دیے گئے مچھلیوں کا لقمہ بن گئے۔ مقام سے مراد مسکین اور نعمتیں ہیں، ندی سے مراد مجلسیں اور بیٹھکیں ہیں۔ عرب میں بیٹھکوں اور لوگوں کے جمع ہونے کی جگہوں کو نادی اور ندی کہتے ہیں۔ مشرکین کا قول تھا کہ ہم بہ اعتبار دنیا تم سے بہت بڑھے ہوئے ہیں لباس میں مال میں متاع میں صورت شکل میں ہم تم سے افضل ہیں (تفسیر ابن کثیر)

یعنی ان کا استدلال یہ تھا کہ دیکھ لو، دنیا میں کون اللہ کے فضل اور اس کی نعمتوں سے نوازا جا رہا ہے۔ کس کے گھر زیادہ شاندار ہیں؟ کس کا معیار زندگی زیادہ بلند ہے؟ کس کی محفلیں زیادہ ٹھاٹھ سے جمتی ہیں؟ اگر یہ سب کچھ ہمیں میسر ہے اور تم اس سے محروم ہو تو خود سوچ لو کہ آخر یہ کیسے ممکن تھا کہ ہم باطل پر ہوتے اور یوں مزے اڑاتے اور تم حق پر ہوتے اور اس طرح خستہ و درماندہ رہتے؟ آپ ﷺ کی محفل میں غریب غربا مثلاً سیدنا بلال، ابوفکیہ، عمار ابن یاسر، خباب ابن ارت، یاسر، اور بہت سے غریب صحابہ اکرامؓ موجود رہتے، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور آپ ﷺ کی مجلس میں عمدہ قالین، بہترین، طعام کا انتظام نہ تھا اس کی بے عکس کفر کی مجلس میں بہترین انتظام ہوتا تھا تو اسی وجہ سے وہ لوگ مسلمانوں کی غربت وافلاس کا مذاق اڑاتے تھے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مومن مومن کا آئینہ ہے۔"

یہ حدیث بڑی ہی مختصر مگر بہت ہی جامع ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ایک مومن کو دوسرے مومن کے لیے آئینہ کے مانند قرار دیا ہے۔ ایک شخص جب آئینے کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور اپنے چہرے پر کوئی گندگی دیکھتا ہے تو وہ قطعاً گوارا نہیں کرتا کہ وہ اپنے چہرے پر پلیدگی باقی رکھے بلکہ وہ اسے فوراً زائل کرتا ہے ایک مومن کو بھی چاہیے کہ جب وہ کسی مومن کے اندر کوئی کمی دیکھے تو اسے اپنا آئینہ سمجھتے ہوئے اس کی کمی کو اپنی کمی سمجھے اور اسے زائل کرنے کی فوراً کوشش کرے۔ آئینہ کے سامنے ایک فقیر کھڑا ہو یا بادشاہ وقت، وہ کسی سے نہیں ڈرتا اور بے خوف وخطر حقیقت کا اظہار کرتا ہے۔ ایک مومن کو بھی دوسرے مومن کے تئیں اسی آئینہ کی طرح بے باک ہونا چاہیے اور کسی شخصیت سے مرعوب ہو کر انکار کی آزادی نہیں دینی چاہیے۔ آئینہ منہ کی بات منہ پر کہتا ہے دل میں کچھ نہیں رکھتا ایک مومن کو بھی چاہیے کہ کسی مومن کو تنبیہ کرنے کے بعد دل میں اس کے خلاف کچھ نہ رکھے۔ آئینہ آپ کی بات آپ ہی کو بتاتا ہے پیٹھ پیچھے کسی اور سے نہیں کہتا، ایک مومن کو بھی چاہیے کہ اپنے بھائی کی برائی اسی کے سامنے پیش کرے، پیٹھ پیچھے غیبت نہ کرے۔ آئینہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا، ایک مومن کو بھی ایک مومن کے تعلق سے متعلق ہمیشہ سچی بات ہی کہنی چاہیے۔ آئینہ اچھائیاں اور برائیاں دونوں بیان کرتا ہے کسی ایک ہی پر اکتفا نہیں کرتا، ایک مومن کو بھی چاہیے کہ جب وہ کسی شخصیت وغیرہ پر تبصرہ کرے تو دونوں پہلو سامنے رکھ دے۔ آئینہ ہر چیز کو اس کی اصل مقدار وکیفیت میں پیش کرتا ہے مبالغہ یا تخفیف نہیں کرتا مثلاً ہم آئینہ کے سامنے ہیں ہمارے چہرے پہ تین داغ ہیں تو آئینہ صرف تین داغ ہی بتائے گا کمی یا زیادتی نہیں کرے گا، ایک مومن کو بھی چاہیے کہ وہ ایک مومن کے تعلق سے کسی بھی قسم کی مبالغہ آرائی یا تخفیف سے کام نہ لے، اور سب سے بڑھ کر قرآن ایک آئینہ ہے جس کو ہم سب نے غلاف میں ڈال دیا ہے (الا ماشاء اللہ) آداب اور القابات نے مسلم معاشرے کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے "رشتے خون کے نہیں احساس کے ہوتے ہیں۔ اگر احساس ہو تو اجنبی بھی اپنے ہو جاتے ہیں اور اگر احساس نہ ہو تو اپنے بھی اجنبی بن جاتے ہیں۔ جناب اشفاق احمد صاحب فرماتے ہیں: "فاتحہ لوگوں کے مرنے پر نہیں بلکہ احساس کے مرنے پہ پڑھنی چاہیے کیونکہ لوگ مر جائیں تو صبر آجاتا ہے مگر احساس مر جائے تو معاشرہ مر جاتا ہے۔" آج دینی معاملے میں اکابرین کی اتباع چھوڑ کر ہم آخرین کی اتباع کرتے ہیں، مثلاً اگر کوئی دینی معاملہ ہوتا ہے تو ہم سب سے قبل بزرگوان دین کی اتباع کرتے ہیں، پھر تبع تابعی، پھر صحابہ کی ذات گرامی اور سب سے آخر میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور سنت پر عمل کرتے ہیں، ہونا یہ چاہیے تھا کہ سب سے پہلے احادیث نبی ﷺ پر، پھر سنت نبی ﷺ پھر صحابہؓ کی اتباع، پھر تابعی، تبع تابعی اور سب سے آخر میں بزرگوان دین کی اتباع، دینی معاملے میں، اور سائنسی معاملے میں آپ ﷺ کے اقوال کی اتباع اور اکابرین کی اتباع، دو متضاد باتیں ہیں؟ صرف شریعت اسلامیہ کے قوانین الٰہیہ میں تحقیق نہیں کی جاسکتی۔ حرام جس کو حضور ﷺ نے اللہ کے حکم سے حرام قرار دیا وہ ہمیشہ حرام ہی رہے گا۔ جو کتاب اللہ میں حلال ہے وہ ہمیشہ حلال ہی رہے گا لیکن بہت سی قرآنی آیات، سائنسی بھی ہے جنہیں آپ ﷺ کے ادوار کی تحقیق کو مشعل راہ بنا کر مزید دور حاضر کی نئی نئی تکنیک کو سامنے رکھ کر تحقیق کی ضرورت ہے۔ اس سے ہم دور ہو چکے ہیں۔ کیوں کہ ہم کتاب اللہ کو صرف آخرت کی کتاب مانتے ہیں۔ پس اللہ عالی شان والا سچا اور حقیقی بادشاہ ہے۔ تو قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کر اس سے پہلے کہ تیری طرف جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری کی جائے۔ ہاں یہ دعا کر کہ پروردگار میرا علم بڑھا) سورہ طٰہٰ۔ آیت۔ 114)

علم ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں، اور انسان کو علم کے کسی بھی درجے پر قناعت کر کے نہیں بیٹھنا چاہیے، بلکہ ہر وقت علم میں ترقی کی کوشش اور دعا کرتے رہنا چاہیے۔ اس دعا میں یادداشت کی قوت کی دعا بھی شامل ہے، اور معلومات کی زیادتی اور ان کی صحیح سمجھ کی بھی۔ ایک واضح ہے کہ رب ذونی علماً سے قبل قرآن کریم کا ذکر ہے، یعنی کے اگر علم حاصل کرنا ہے تو صرف اللہ کی کتاب سے ہی حاصل ہوگا۔

400 سالوں سے کوئی تحقیق نہیں ہوئی قرآن کریم کو آخرت کی کتاب کا نام دے کر صرف قرآن خوانی اور تعویذات کا کام لیا گیا۔ قرآت کو فروغ دیا گیا۔ قاریوں پر انعام واکرام کی بارشیں کی گئی۔ جو جتنا گا گا کر قرآن پڑھ سکتا ہے، اس کی قرآت کو اتنا ہی پسند کیا گیا لیکن کتاب اللہ کے قوانین کی بات کبھی نہیں کی گئی۔ یہودیوں اور تمام طاغوتی کا اصول ہے کہ مسلمانوں کو ہر عبادت کی سہولت دو لیکن اگر کوئی شخص یا تنظیم قانون شریعت کی بات کرے، اللہ کے قانون کو نافذ کرنے کی کوشش کرے تو اس کو فوراً مار ڈالا جائے، تنظیم کو نیست نابود کر دیا جائے۔ آج ہم داعی حق کا فریضہ انجام تو دیتے ہیں لیکن اس کے اصول سے ناواقف ہیں۔ مولانا حامد صاحب فرماتے ہیں کہ داعی حق کو نرم خو اور اعلیٰ ظرف ہونا چاہیے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی نرم دلی، اخلاق حسنہ اور درگزر کرنے کی ادا سے لوگ بہت زیادہ متاثر تھے۔ اسلام کے پھیلاؤ میں ان خصوصیت کا بہت دخل ہے۔ معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ نرم خوئی، خوش اخلاقی، عفو ودرگزر اور لطف ومہربانی والی صفات اگر آپ ﷺ کے اندر نہ ہوتیں تو اصلاح خلق کا جو کام آپ ﷺ کے سپرد تھا، وہ حسب منشا انجام نہ پاتا، لوگ آپ ﷺ کے ذریعہ اپنی اصلاح اور تزکیہ اخلاق کا فائدہ حاصل کرنے کے بجائے آپ ﷺ سے بھاگ جاتے، جو شخص رشد وہدایت اور دعوت الی اللہ اور اصلاح خلق کا ارادہ کرے، اس کے لیے ضروری ہے کہ یہ صفات اپنے اندر پیدا کرے؛ کیوں کہ جب اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول ﷺ کی سختی برداشت نہیں ہو سکتی تو پھر کس کی مجال ہے کہ وہ تشدد وکج خلقی کے ساتھ خلق اللہ اپنے ارد گرد جمع کرے اور ان کی اصلاح کا فرض انجام دے سکے۔ قرآن کریم میں حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اگر آپ ﷺ تند خو، سخت طبیعت ہوتے تو لوگ آپ ﷺ کے پاس سے منتشر ہو جاتے، اس سے معلوم ہوا کہ مرشد ومبلغ کے لیے تند خوئی، سخت کلامی زہر ہے اور اس کے کام کو ضائع کرنے والی چیز ہے۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ وہ کامیاب ہو، کامیابی وکامرانی کا سہرا اس کے سر آئے۔ لیکن کیا دنیا کی کامیابی ہی ہماری منزل ہے؟ ہمارے لیے دنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی ضروری ہے۔ انسان اس دن سے ڈرے جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ اولاد، بجز اس کی کہ کوئی صحیح سالم دل لے کر اللہ کے دربار میں حاضر ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سن لو! جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہوتا ہے، جب وہ ٹھیک ہوا تو پورا جسم ٹھیک ہو گیا اور جب وہ بگڑ گیا تو سارا جسم بگڑ گیا سن لو! وہ گوشت کا لوتھڑا دل ہے (متفق علیہ)

مسند احمد کی ایک روایت ہے کہ کسی شخص کا ایمان درست اور صحیح وسالم نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کا دل اور دل کا قبلہ درست نہ ہو اور کسی شخص کا دل درست نہیں ہو سکتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو۔

حکیم لقمان نے فرمایا زبان و دل اگر پاک ہوں تو اس سے زیادہ پاکیزہ اور خوبصورت کوئی چیز نہیں اور جب یہ دونوں گندے اور ناپاک ہوں تو ان سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے (تفسیر ابن کثیر جلد سوم صفحہ۔ 443)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے دل کو تین مواقع پر تلاش کیا کرو۔

قرآن کریم سننے کے وقت
ذکر کی مجلس میں
تنہائی کے اوقات میں

اگر تم ان مواقع پر اپنے دل کو حاضر نہ پاؤ تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں ایک دل عطا کر کے احسان کرے (ابن کثیر)

دل کی حیثیت یہ ہے کہ یہ پورے جسم وجاں کا حکمراں ہے، حیثیت اور مرتبہ بادشاہ کی ہے وہ ظاہر وباطن سب پر اثر انداز ہوتا ہے، کوئی شخص کسی کام کے لئے ہمیں کتنا آمادہ کرے اور اکسائے مگر ہمارا دل آمادہ نہ ہو، اس کی طرف راغب نہ ہو، تو وہ کام انجام نہیں پا سکتا اور دل مطمئن ہو جائے تو ہر کام آسان ہو جاتا ہے۔ اعضاء وجوارح سب اس کی آمادگی کے ساتھ ہی حرکت کرنے لگتے ہیں۔ آنکھ سے دیکھنا بصارت ہے جب کہ دل سے دیکھنا بصیرت ہے۔ بصیرت نہ ہو تو بصارت کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ آدمی دل کی نگاہ سے نہ دیکھے تو آنکھ رکھتے ہوئے بھی اندھا ہو جائے گا۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتی بلکہ سینوں میں دل اندھے ہو جاتے ہیں۔

طالب دل باش تا باشی چو مل
تا شوی شاداں و خنداں ہم چوگل

مولانا رومؒ

دل کے طلبگار ہو تاکہ شراب کی طرح تازہ اور پھولوں کی طرح خوش وخرم رہو۔ اس دل کی حفاظت کرنا، اسے تابندہ، درخشاں رکھنا اور اس کا تزکیہ کرنا انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے ملتوں کے مرض کہن کا چارہ

مرحبا صد مرحبا

رسول اللہ ﷺ کا یہ خطبہ رمضان کی تیاری اور استقبال رمضان کے حوالے سے قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں کے لیے انتہائی اہم اور موثر پیغام کی حیثیت رکھتا ہے۔ رمضان شریف کی آمد پر نبی رحمت ﷺ کے مذکورہ خطبہ سے اس موسم بہار کی درج ذیل خصوصیات واضح ہوتی ہیں:

(۱) اس مہینہ کا عظیم اور بابرکت ہونا۔
(۲) اس میں ایسی رات کا پایا جانا جو شب قدر کہلاتی ہے اور جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔
(۳) روزوں کا اس میں فرض کیا جانا۔
(۴) اس کی راتوں میں ایک زائد خصوصی نماز یعنی تراویح کا مسنون ہونا۔
(۵) نفل کاموں کے اجر کو فرض کے اجر تک اور فرضوں کے اجر کو ستر فرضوں کے اجر تک بڑھایا جانا۔
(۶) ایسے اعمال کا دیا جانا جن میں صبر کی ضرورت ہوتی ہے اور اس صبر کے ذریعہ جنت کا موعود ہونا۔
(۷) اس میں غربا وفقراء کے تئیں ہمدردی وغم خواری کے جذبہ کا عام کیا جانا۔
(۸) مسلمانوں کی روزی کا بڑھایا جانا۔
(۹) دوسرے روزے داروں کو افطار کرانے پر ان کے ثواب میں کمی کیے بغیر افطار کرانے والے کو بھی اتنا ہی ثواب عطا ہونا۔
(۱۰) اس کے ابتدائی، درمیانی اور آخری حصوں کو علی الترتیب باعث رحمت، وسیلہ مغفرت اور جہنم سے نجات کا ذریعہ قرار دیا جانا۔
(۱۱) اپنے خادموں اور نوکروں کے کاموں میں تخفیف یعنی کمی کرنے پر مغفرت کا مستحق ہونا وغیرہ۔

یہ سرِ دست فضائل وخصوصیات ہیں جو صرف ایک حدیث کی روشنی میں ہمارے سامنے آتی ہیں، ان کے علاوہ بیسیوں اور حدیثیں فضائل رمضان اور اس کی خصوصیات کے بیان پر مشتمل ہیں، ان سب کو سامنے رکھنے اور ان میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ پاک نے اس ماہ کو ترقی باطن وتزکیہ نفس کا موسم بہار بنا دیا ہے۔

کرنے کے اہم کام:

ماہ مبارک کی آمد سے پہلے پہلے اس کے مقام، اس کی عظمت، اس کی فضیلت، اس کے مقصد اور اس کے پیغام کو اپنے ذہن میں تازہ کرلیں؛ تاکہ اس کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں اور اس بات کا پختہ ارادہ کرلیں کہ ہم اس ماہ مقدس میں اپنے اندر تقویٰ کی صفت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جو روزہ کا ماحصل اور لب لباب ہے۔ ان معمولات کی تحدید کرلیں جو حقوق اللہ سے متعلق ہیں، ان معمولات کی بھی حد بندی کرلیں جو حقوق العباد سے متعلق ہیں، پھر ان معمولات کی بھی فہرست بنالیں جو رمضان المبارک میں ادا کرنے ہیں، اگر اپنے ساتھ ملازمت وغیرہ کے تقاضے ہیں اور عبادت کے لیے خود کو بالکلیہ فارغ نہیں کر سکتے تو یہ دیکھیں کہ کن کن کاموں کو رمضان کی خاطر چھوڑ سکتے ہیں اور کن کن مصروفیات کو موخر کر سکتے ہیں۔ اگر فہرست نہیں بنا سکتے تو کم از کم ذہن میں ایک خاکہ ضرور تیار کرلیں۔

ماہ رمضان کا یومیہ پروگرام ترتیب دیتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ وقت عبادات میں صرف کرنا ہے، قرآن مجید کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہے اور فرض کے علاوہ نوافل کا بھی بکثرت اہتمام کرنا ہے، اس کے لیے یومیہ پروگرام ترتیب دیں جس میں درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھا جائے:

(الف) تہجد کا اہتمام۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: بھلا جو شخص فرمان بردار ہے، رات کے پہر میں سجدہ اور قیام کی حالت میں آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب سے رحمت کی امید لگاتا ہے۔ (الزمر)

(ب) سحری کھانے کا اہتمام۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: سحری کا اہتمام کیا کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔ (متفق علیہ)

(ج) دعا واذکار کا اہتمام خاص طور سے اذان اور نماز کے درمیان: اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اذان اور نماز کے درمیان کے وقت دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ (متفق علیہ)

(د) فجر کی سنت اور فرض سے فارغ ہونے کے بعد طلوع شمس تک ذکر اور تلاوت قرآن میں مصروف رہنے کا اہتمام۔ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز کے بعد طلوع شمس تک اپنے مصلے پر بیٹھے رہتے تھے۔ (مسلم) ایک جگہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو فجر کی نماز کے بعد طلوع شمس تک اللہ کا ذکر کرتا رہا پھر دو رکعت نماز ادا کی اس کا اجر ایک مکمل حج اور عمرے کے مانند ہے۔ (ترمذی)

(ہ) دس گیارہ بجے بیدار ہو کر مسائل دین سیکھنے کا اہتمام، بعد ازاں نماز ظہر کی تیاری، ظہر سے فراغت کے بعد تقاضا ہو تو قیلولہ کا اہتمام ورنہ قرآن مجید کی تلاوت۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: سحری کھا کر روزے پر اور قیلولہ (دوپہر کے وقت سونے) کے ذریعے رات کی نماز پر مدد حاصل کرو۔ (ابن ماجہ)

(و) نماز عصر کی تیاری، پھر اس کے بعد افطار تک دعاؤں میں مشغولی۔ نماز مغرب اور چھ رکعت صلاۃ الاوابین کا اہتمام۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: "جو شخص نماز مغرب کے بعد چھ رکعات (اوابین کی نماز) پڑھے گا، اور ان کے درمیان کوئی غلط بات زبان سے نہ نکالے گا تو یہ چھ رکعات ثواب میں اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر قرار پائیں گے۔ (ترمذی)

(ز) نماز عشاء اور مہینہ بھر بیس رکعت تراویح کا اہتمام۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعات پڑھتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

نوٹ: اگر صاحب حیثیت ہیں اور خدا نے مال ودولت سے نوازا ہے تو غربا پر مال خرچ کریں، رشتے داروں اور پڑوسیوں کا اپنی وسعت کے مطابق خاص خیال رکھیں اور روزے داروں کو افطار کرانے کا اہتمام کریں؛ کیوں کہ یہ عمل اللہ کو بے حد پسند ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان جہتوں سے مستفید ہونے کا موقع نصیب فرمائے اور رمضان کے اوقات کی قدر دانی کا جذبہ عطا فرمائے! آمین

مرحبا صد مرحبا پھر آمد رمضان ہے!
کھل اٹھے مرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے!

مضامین و مراسلوں میں ظاہر کی گئی رائے خاص الخاص مضامین و مراسلہ نگاروں کی ذاتی خیال ہے، ادارہ کا ان کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں (ایڈیٹر)

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن سرینگر

باقیات

101

کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی جس کے بعد آپریشن وسیع کر دیا گیا اور علاقے میں چھپے بیٹھے ملی ٹنٹوں کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے اضافی کمک طلب کر لی گئی جبکہ ساتھ ہی ڈرون خدمات بھی استعمال کی گئی۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ مسلح ملی ٹنٹوں نے علاقے میں ایک فوجی گاڑی کو نشانہ بنا کر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار دس اہلکار زخمی ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ملی ٹنٹوں نے پہلے گاڑی پر گرینیڈ داغا جس کے بعد شدید فائرنگ کی جس کے نتیجے میں دس اہلکار زخمی ہو گئے جن میں سے چار بعد میں اسپتال میں دم توڑ بیٹھے۔ انہوں نے کہا کہ زخمی فوجی اہلکار کو اسپتال پہنچایا گیا جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ علاقے میں آپریشن جاری ہے۔

102

نے سماج، ریاست اور ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا "گجرات اور پاٹیدار برادری کی ترقی متوازی طور پر ہوئی ہے۔ اپنی محنت کے ذریعہ، کدوا پاٹیدار برادری نے اپنی ترقی کے ساتھ ساتھ ریاست اور ملک کی ترقی میں بھی اہم حصہ ڈالا ہے۔" اپنے ہاسٹل کے دنوں کو یاد کرتے ہوئے، انہوں نے گربچتی شری نتو بھائی پٹیل کے نظم و ضبط اور طلباء کی دیکھ بھال کے بارے میں پیار سے بات کی۔ انہوں نے طلباء کو عزم اور مسکراہٹ کے ساتھ چیلنجوں کا سامنا کرنے کی ترغیب دی، انہیں زندگی کے اہداف طے کرنے اور حاصل کرنے کا مشورہ دیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا "بچوں کو اچھی اور معیاری تعلیم دینا بہت ضروری ہے۔ حکومت ملک کے مستقبل کو سنوارنے کے لیے تعلیم کو مستحکم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔" شاہ نے احمد آباد میں ایک نئے ملٹی اسپیشلٹی اسپتال کا بھی افتتاح کیا۔ شاہ نے ایکس پر پوسٹ کیا "30 کروڑ روپے سے زیادہ کی لاگت سے تعمیر کیا گیا، آٹھ منزلہ ہسپتال میں روبوٹک سرجری اور کارڈیک کیئر سینٹر جیسی جدید ترین سہولیات موجود ہیں"۔

103

دیکھتے ہیں تو بلا جھجک قریبی پولیس اسٹیبلشمنٹ سے رابطہ کریں یا 112 پر ڈائل کریں۔ لوگوں سے درخواست ہے کہ معاشرے سے منشیات کی لعنت کو روکنے میں پولیس کے ساتھ تعاون کریں۔ ہم کمیونٹی ممبران کو یقین دلاتے ہیں کہ پولیس قانون کے مطابق مجرموں کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔

104

گر آئی جس کے بعد شاہراہ کو احتیاطی طور پر ٹریفک کیلئے بند کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حکام نے ملبہ ہٹانے اور ٹریفک کی بحالی کیلئے کارروائی شروع کر دی ہیں اور جلد ہی ٹریفک کو بحال کیا جائے گا تاہم، موجودہ موسمی حالات اور لینڈ سلائیڈنگ کے پیمانے کو دیکھتے ہوئے، سڑک کو دوبارہ مکمل طور پر فعال ہونے میں کچھ وقت لگ سکتا ہے۔ ٹریفک پولیس کے ایک سینئر عہدیدار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ مغل راز پر پنار کے مقام پر تازہ پتھر گرآنے کے بعد شاہراہ پر ٹریفک کی آمدورفت روک دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاہراہ کو صاف کرنے کا کام ہنگامی نوعیت پر جاری ہے اور جلد ہی شاہراہ کو صاف کر کے دوبارہ بحال کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسافروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ صورتحال سے باخبر رہیں اور اس کے مطابق اپنے سفر کی منصوبہ بندی کریں۔

105

پہلے دورے میں آسٹریا کے لیے روانہ ہوں گے۔ روس کیلئے اپنے روانگی کے بیان میں وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان اور روس کے درمیان خصوصی اور مراعات یافتہ اسٹریٹجک شراکت داری گزشتہ 10 سالوں میں آگے بڑھی ہے، جس میں توانائی، سلامتی، تجارت، سرمایہ کاری، صحت، تعلیم، ثقافت، سیاحت اور عوام سے عوام کے تبادلے کے شعبوں میں شامل ہیں۔ انہوں نے کہا "میں اپنے دوست صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ دوطرفہ تعاون کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینے اور مختلف علاقائی اور عالمی مسائل پر نقطہ نظر کے اشتراک کا منتظر ہوں"۔ وزیر اعظم مودی نے کہا "ہم ایک پرامن اور مستحکم خطہ کیلئے معاون کردار ادا کرنا چاہتے ہیں"۔ یہ دورہ مجھے روس میں متحرک ہندوستانی کمیونٹی سے ملنے کا موقع بھی فراہم کرے گا۔ وزیر اعظم نے آسٹریا کو ہندوستان کا ثابت قدم اور قابل اعتماد شراکت دار کے طور پر بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریا میں، مجھے صدر الیگزینڈر وان ڈیر بیلن اور چانسلر کارل نیہامر سے ملنے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریا ہمارا ثابت قدم اور قابل اعتماد پارٹنر ہے اور ہم جمہوریت اور تکثیریت کے نظریات کا اشتراک کرتے ہیں۔ یہ 40 سالوں میں کسی ہندوستانی وزیر اعظم کا پہلا دورہ ہے۔ میں اپنی شراکت داری کو جدت، ٹیکنالوجی اور دیگر کے درمیان پائیدار ترقی کے نئے اور ابھرتے ہوئے شعبوں میں مزید بلندیوں تک لے جانے کیلئے اپنی بات چیت کا منتظر ہوں۔

106

کر دیا گیا اور 9 دن گزرنے کے بعد اس کی نعش چھتہ بل ویر علاقے سے برآمد کر لی گئی۔ مقامی لوگوں کے مطابق سوموار کو ماہر غوطہ خور عبدل سلام ڈار کو کو لایا گیا اور انہوں نے جہلم میں بچاؤ آپریشن کے ساتھ نعش کی بازیابی کیلئے کارروائی شروع کر دی اور بعد میں اس کی نعش برآمد کر لی گئی۔ ادھر جونہی علاقے میں کمسن بچے کی نعش آبائی علاقے میں پہنچائی گئی تو وہاں صف ماتم بچھ گئی اور خواتین سینہ کوبی کرتے ہوئے دیکھی گئی۔

107

ایس آفیسر، فی الحال این سی لیڈر؛ سابق ایم پی شریف دین شارق۔ سابق ایم ایل اے، محمد شفیع اوڑی؛ سابق وزرائ، جاوید مصطفی میر، ایم اشرف میر اور عمران رضا انصاری اور کئی دیگر، کچھ میڈیا والوں کی سیکورٹی بھی واپس لے لی گئی ہے۔ پولیس انتظامیہ نے 57 وی آئی پیز کی فہرست جاری کی ہے جن کی سیکیورٹی واپس لے لی گئی ہے اور اس حکم نامے پر ایس ایس پی سری نگر کے دستخط ہیں۔ انتظامیہ کے فیصلے نے یہاں ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے اور لوگ فیصلے کے وقت پر سوال اٹھا رہے ہیں۔

108

ملی ٹنٹ تنظیموں کو لیڈروں کے بغیر چھوڑ دیا ہے، جوان کی کارروائیوں کو ایک اہم دھچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 24 گھنٹے تک جاری رہنے والی ان جھڑپوں میں دو مقامات پر چھ ملی ٹنٹ مارے گئے۔ انہوں نے کہا کہ کولگام میں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مقامی لوگوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ڈی آئی جی جنوبی کشمیر جاوید اقبال نے کہا کہ ان علاقوں میں دہشت گردوں کی موجودگی سے متعلق مخصوص اطلاعات پر آپریشن شروع کیا گیا جس میں چھ دہشت گرد مارے گئے۔ انہوں نے کہا کہ چھ دہشت گردوں کی ہلاکت کشمیر میں دہشت گرد تنظیموں کیلئے ایک بڑا دھچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جھڑپوں میں مارا گیا عادل نامی ایک ملی ٹنٹ سیکورٹی فورسز کو کئی کیسوں میں انتہائی مطلوب تھا۔

109

پر روشنی ڈالی جنہوں نے عالمی سطح پر ہندوستان کے قد کو نمایاں طور پر بلند کیا ہے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ مودی حکومت کے اقدامات، جیسے بنیادی ڈھانچے کی ترقی، اقتصادی اصلاحات، اور فلاحی اسکیموں نے ہندوستان کو ترقی یافتہ ممالک کے برابر کر دیا ہے۔ چھگ نے کووڈ 19 وبائی مرض سے کامیابی سے نمٹنے، ہندوستان کی تیز رفتار اقتصادی بحالی، اور ٹیکنالوجی اور مینوفیکچرنگ میں اس کی ترقی کی تعریف کی۔ انہوں نے جموں اور کشمیر جیسے خطوں میں پرامن اور جمہوری پیش رفت کی نشاندہی کی، جس میں دفعہ 370 کی منسوخی جیسی اہم سیاسی تبدیلیوں کے بعد ووٹروں کی شرکت اور استحکام میں اضافہ ہوا ہے۔

110

کے ایک گروپ کی موجودگی کے بارے میں مخصوص ان پٹ اور مصدقہ اطلاعات کی بنیاد پر فوج اور جموں کشمیر پولیس نے ایک مشترکہ محاصرہ اور تلاشی کی کارروائی شروع کی گئی تھی۔ بیان میں کہا گیا "ملی ٹنٹوں کو پکڑنے کیلئے رات گئے مشترکہ آپریشن شروع کیا گیا تاہم سرچ آپریشن کے دوران کوئی مشتبہ نقل و حرکت نہیں دیکھی گئی اور آپریشن دوپہر کو ختم کر دیا گیا۔ جس کے بعد بعد دوپہر علاقے میں ایک مقامی ذرائع سے ملی اطلاعات کے بعد علاقے میں پھر سے تلاشی آپریشن شروع کر دیا گیا اور سیکورٹی فورسز کی اضافی کمک علاقے میں روانہ کی گئی"۔ بیان میں کہا گیا کہ جیسے ہی سیکورٹی فورسز ٹارگٹ ایریا کے قریب پہنچی، چھپے ہوئے ملی ٹنٹوں نے سیکورٹی فورسز پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ فائرنگ کے تبادلے کے دوران ایک فوجی اہلکار شدید زخمی ہوا، اور اس فرد کو فوری طور پر آپریشن کی جگہ سے نکال کر 92 بیس اسپتال منتقل کیا گیا۔ جہاں وہ مہلک زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ اسی دوران سیکورٹی فورسز نے جوابی کارروائی کر دی اور جھڑپ میں حزب المجاہدین نامی ملی ٹنٹ تنظیم سے وابستہ چار ملی ٹنٹ مارے گئے جن کی شناخت یاور احمد ڈار ولد بشیر احمد ڈار ساکنہ ریڈوانی بالا، زاہد احمد ڈار ولد غلام محمد ڈار ساکنہ چک، دسند؛ توحید احمد راتھر ولد عبدالستار راتھر ساکنہ اوڈرہ اور شکیل احمد وانی ساکنہ کھورویٹہ پورہ کے بطور ہوئی۔ بیان کے مطابق آپریشن کو انجام دینے کے دوران، سیکورٹی فورسز نے بہت جان بوجھ کر اور انتہائی مظاہرہ کیا اور کم سے کم کولیٹرل نقصان کو یقینی بنانے کے لئے روکیں۔ انہوں نے کہا کہ مارے گئے ملی ٹنٹوں سے ہتھیار اور گولہ بارود بھی ضبط کر لیا گیا اور تمام برآمد شدہ مواد کو مزید تفتیش اور تحقیقات کیلئے کیس ریکارڈ میں لے لیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ سیکورٹی فورسز کے کامیاب آپریشن نے جنوبی کشمیر میں دہشت گرد تنظیموں کو ایک بڑا دھچکا پہنچایا ہے اور جاری امرناتھ یاترا کو نشانہ بنانے کے ان کے مذموم عزائم کو خاک میں ملا دیا ہے۔

111

جاری ہے۔ ادھر جنوبی کشمیر کے بالتل میں پیر کو ایک یاتری دل کا دورہ پڑنے سے فوت ہو گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ ایک یاتری چندر بھان کی عمر تقریباً 59 برس ولد برلی رام ساکن پٹیالہ پنجاب بیمار ہو گیا اور دل کا دورہ پڑنے سے بیس کیمپ بالتل میں فوت ہو گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ میڈیکو لیگل فارملیٹیز مکمل ہونے کے بعد ڈیڈ باڈی آخری رسومات کے لیے قانونی ورثاء کے حوالے کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں مزید کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ دریں اثناء شمالی کشمیر کے بانڈی پورہ ضلع میں پیر کو بڈگام کے ایک شخص کی کرنٹ لگنے سے موت ہو گئی۔ ذرائع نے بتایا کہ ایک شخص جو پیشہ سے معمار ہے نام کا محمد اسحاق خان (27) ساکن وار پورہ بڈگام تریگام سنبل میں ماربل کا کام کرتے ہوئے اسے بجلی کا جھٹکا لگا۔ انہوں نے بتایا کہ بجلی کا جھٹکا لگنے سے مذکورہ شخص بے ہوش ہو گیا اور اسے علاج کے لیے سی ایچ سی سنبل منتقل کیا گیا جہاں پہنچنے پر ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ دریں اثناء پولیس نے نوٹس لیتے ہوئے تفتیش شروع کر دی ہے۔

112

کے ذریعہ دہشت گرد تنظیموں کے راستے میں پیسے اور فنڈس بھیجنے میں ایک شخص کے ملوث ہونے کا پتہ چلا۔ انہوں نے کہا کہ سال 2022 میں وادی کشمیر میں دہشت گردی کی مالی معاونت کے معاملے میں ایس آئی اے میں ایک مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اہلکار نے بتایا کہ اسی کے مطابق ایس آئی اے نے ایک عوامی نوٹس جاری کیا ہے جس میں ایک ایسے ملزم کی شناخت میں عوامی مدد طلب کی گئی ہے جس کی تصویر سامنے آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ ایسی کوئی بھی معلومات فراہم کریں جس سے ملزم کی شناخت میں مدد مل سکے۔ انہوں نے کہا "فراہم کردہ تمام معلومات ملزم کی شناخت میں معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ فراہم کردہ تمام معلومات کو خفیہ رکھا جائے گا۔" انہوں نے مزید کہا کہ ملزم کی شناخت اور گرفتاری کا باعث بننے والی کسی بھی معلومات کو مناسب انعام دیا جائیگا۔

113

تعلقات کو مزید وسعت ملے گی۔ اس ضمن میں چیک جمہوریہ کی سفیر برائے ہند، محترمہ ڈاکٹر ایلیسکا ژیگووا نے یہاں گورنمنٹ آرٹس ایمپوریم میں جموں و کشمیر کے ممتاز تجارتی اور صنعتی رہنماؤں کے ساتھ ایک نتیجہ خیز بات چیت کی۔ وائس آف انڈیا کے مطابق چیک جمہوریہ کی سفیر برائے ہند، محترمہ ڈاکٹر ایلیسکا ژیگووا نے یہاں گورنمنٹ آرٹس ایمپوریم میں جموں و کشمیر کے ممتاز تجارتی اور صنعتی رہنماؤں کے ساتھ ایک نتیجہ خیز بات چیت کی۔ سفیر کے ساتھ تھرڈ سیکرٹری ایڈم پادھولا اور چندی گڑھ میں جمہوریہ چیک کے اعزازی قونصل گنیت چودھری بھی موجود تھے۔ کمشنر سیکرٹری صنعت و تجارت جموں و کشمیر وکرم جیت سنگھ؛ بات چیت کے دوران ایم ڈی جے کے ٹی پی او، جنرل منیجر جے کے ٹی پی او اور دیگر سینئر افسران بھی موجود تھے۔ جے کے ٹی پی او کے زیر اہتمام انٹریکشن کم بزنس میٹنگ نے اہم اسٹیک ہولڈرز بشمول صنعتی انجمنوں، تجارتی اداروں، برآمد کنندگان، کاروباری افراد اور جموں و کشمیر کے ہوٹلوں کو مواقع تلاش کرنے اور اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کے لیے اکٹھا کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے وکرم جیت سنگھ نے ہیلتھ اسپاس، ٹیکنالوجی، سیاحت، دستکاری اور فوڈ پروسیسنگ کے شعبوں میں دستیاب مواقع پر روشنی ڈالی اور این سی ایس ایس پیکج، جے اینڈ کے ایف ڈی آئی پالیسی اور جے اینڈ کے انڈسٹریل پالیسی اور دیگر صنعت دوست اقدامات کے بارے میں بتایا۔ جموں و کشمیر حکومت جموں و کشمیر میں صنعتی منظرنامے کو تیار کرے گی۔ اس ملاقات نے جمہوریہ چیک اور خطے کے درمیان تجارتی تعلقات کو بڑھانے، سرمایہ کاری کے لیے ممکنہ شعبوں کی نشاندہی، اور سیاحت کے تبادلوں کو فروغ دینے پر تعمیری بات چیت کا ایک پلیٹ فارم فراہم کیا۔

114

وادی کشمیر میں جہاں ان دنوں شدید گرمی کی لہر جاری ہے اور جولائی کے اوائل میں درجہ حرارت 36 ڈگری کو چھو گیا ہے وہیں گرمی سے نجات پانے کیلئے نوجوانوں خاص طور پر کم عمر بچوں کی جانب سے دریاؤں اور ندی نالوں کا رخ کیا جاتا ہے تاہم وہ اب کشمیر میں کافی جان لیوا ثابت ہو رہا ہے۔ وادی کشمیر میں امسال نہانے کے دوران غرقابی کے کافی واقعات رونما ہو چکے ہیں اور جنوری سے جولائی 2024 تک 35 واقعات رپورٹ ہوئے۔ یہ پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں بہت زیادہ اضافہ ہے، جس میں ڈوبنے کے 22 واقعات ہوئے تھے۔

□□□□□

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر تحصیل عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست منجانب محمد فہیم فیروز ولد فیروز احمد کمار ساکنہ ست بوئی نیو کالونی لال بازار بغرض اجرائی OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ "کمار"

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست منجانب محمد فہیم فیروز ولد فیروز احمد کمار ساکنہ ست بوئی نیو کالونی لال بازار بغرض اجرائی OBC سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے جس کے نسبت سائل محمد فہیم فیروز طبقہ کمار سے تعلق رکھتا ہے۔ مطابق رپورٹ پٹواری سائل کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
محمد فہیم کمار	۴۲	سائل خود	سرکاری ملازم	LPC
فریدہ بانو	۴۹	والدہ سائل	پنشنر	پنشن
صالحہ فیروز	۱۹	بہن سائل	زیر تعلیم	
نورہ بیگم	۷۰	دادی	پنشنر	پنشن

اس طرح کنبہ 4 افراد پر مشتمل ہیں۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار زونی مر

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر تحصیل عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست منجانب عروہ رشید زرگر و عماد رشید زرگر اولادان عبدالرشید زرگر ساکنہ علی جان روڈ زونی مر بغرض اجرائی OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ "زرگر"

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائلان عروہ رشید زرگر و عماد رشید زرگر اولادان عبدالرشید زرگر ساکنہ علی جان روڈ زونی مر بغرض اجرائی OBC سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے جس کے نسبت سائلان عروہ رشید زرگر و عماد رشید زرگر طبقہ "زرگر" سے تعلق رکھتے ہیں۔ مطابق رپورٹ پٹواری سائل کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
عبدالرشید زرگر	۵۶	والد	دکانداری	10000
عارفت جان	۴۵	والدہ	گھریلو کام	
عروہ رشید زرگر	۱۵	سائلہ خود	زیر تعلیم	
عماد رشید زرگر	۱۲	سائل خود	زیر تعلیم	

اس طرح کنبہ 4 افراد پر مشتمل ہیں۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار زونی مر

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر تحصیل عیدگاہ سرینگر
عنوان: درخواست منجانب صالحہ فیروز دختر مرحوم فیروز احمد کمار ساکنہ ست بوئی نیو کالونی لال بازار بغرض اجرائی OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ "کمار"

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست منجانب صالحہ فیروز دختر فیروز احمد کمار ساکنہ ست بوئی نیو کالونی لال بازار بغرض اجرائی OBC سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے۔ معاملہ زیر بحث کے نسبت پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے جس کے نسبت سائلہ صالحہ فیروز طبقہ کمار سے تعلق رکھتی ہے۔ مطابق رپورٹ پٹواری سائلہ کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
محمد فہیم کمار	۴۲	بھائی سائلہ	سرکاری ملازم	LPC
فریدہ بانو	۴۹	والدہ سائلہ	پنشنر	پنشن
صالحہ فیروز	۱۹	سائلہ خود	زیر تعلیم	
نورہ بیگم	۷۰	دادی	پنشنر	پنشن

اس طرح کنبہ 4 افراد پر مشتمل ہیں۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہٰذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر
نائب تحصیلدار زونی مر

مرادآباد ڈویژن میں نان۔انٹر لاکنگ کام کیلئے 'ٹرین ہینڈلنگ پلان'

بنیادی ڈھانچے اور مضبوط کرنے کیلئے شمالی ریلوے کے ذریعہ مرادآباد ڈویژن میں عالم نگر۔شاہ جہاں پور سیکشن کے لوڈرپورا اسٹیشن پر ڈاؤن ریل لائن شروع کرنے کے تعلق میں پری۔نان۔انٹرلاکنگ کا کام کیا جائے گا۔ اس کام کے تکمیل کیلئے ریلوے کے ذریعہ تاریخ 03.04.2024 سے 05.04.2024 تک مختلف مدتوں کے مناسب ٹریفک بلاک لئے جائیں گے۔ اس کے نتیجہ میں بلاکس کی مدت کے دوران درج ذیل ریل گاڑیاں عارضی طور سے متاثر رہیں گی۔

ریل گاڑیوں کی منسوخی

ریل گاڑی نمبر اور ریل گاڑی کا نام	(تاریخیں) شروعاتی اسٹیشن سے
14235 وارانسی۔بریلی ایکسپریس	02.04.2024 سے 04.04.2024
14236 بریلی۔وارانسی ایکسپریس	03.04.2024 سے 05.04.2024
17307/14308 پریاگ راج سنگم۔بریلی۔پریاگ راج ایکسپریس	03.04.2024 سے 05.04.2024

ریل گاڑیوں کی جزوی منسوخی

ریل گاڑی نمبر اور ریل گاڑی کا نام	اسٹیشن جہاں ریل گاڑی سفر ختم/شروع کرے گی	اسٹیشن جن کے درمیان منسوخ رہیں گی	جزوی منسوخی کی تاریخ (شروعاتی اسٹیشن سے)
04319 لکھنؤ۔شاہجہاں پور ایکسپریس	بالامؤ جنکشن پر	بالامؤ۔شاہجہاں پور	02 اور 04.04.2024
04320 شاہجہاں۔لکھنؤ ایکسپریس	بالامؤ جنکشن سے	شاہجہاں پور۔بالامؤ	03 اور 05.04.2024

ریل گاڑیوں کی ری شیڈیولنگ

- ریل گاڑی نمبر 15074 ٹنک پور۔سنگرولی تروینی ایکسپریس تاریخ 03 اور 05.04.2024 کو ٹنک پور سے 08:35 بجے کی جگہ 10:05 بجے روانہ ہوگی۔
- ریل گاڑی نمبر 22454 میرٹھ سٹی۔لکھنؤ این ای راجیہ رانی ایکسپریس تاریخ 03 سے 05.04.2024 تک میرٹھ سٹی سے 06:40 بجے کی جگہ 08:40 بجے روانہ ہوگی۔
- ریل گاڑی نمبر 15076 ٹنک پور۔شکتی نگر تروینی ایکسپریس تاریخ 04.04.2024 کو ٹنک پور سے 08:35 بجے کی جگہ 10:05 بجے روانہ ہوگی۔
- ریل گاڑی نمبر 15098 جموں توی۔بھاگلپور امرناتھ ایکسپریس تاریخ 02.04.2024 کو جموں توی سے 22:45 بجے کی جگہ 23:50 بجے روانہ ہوگی۔
- ریل گاڑی نمبر 15652 جموں توی۔گوہاٹی لوہت ایکسپریس تاریخ 03.04.2024 کو جموں توی سے 22:45 کی جگہ 23:50 بجے روانہ ہوگی۔
- ریل گاڑی نمبر 12332 جموں توی۔ہاوڑہ جنکشن ہمگیری ایکسپریس تاریخ 04.04.2024 کو جموں توی 22:45 بجے کی جگہ 23:50 بجے روانہ ہوگی۔
- ریل گاڑی نمبر 15044 کاٹھ گودام۔لکھنؤ این ای ایکسپریس تاریخ 04 اور 05.04.2024 کو کاٹھ گودام سے 11:15 بجے کی جگہ 12:15 بجے روانہ ہوگی۔

ریل گاڑیوں کا ضابطہ

ریل گاڑی نمبر اور ریل گاڑی کا نام	ضابطہ کی مدت	(تاریخیں) شروعاتی اسٹیشن سے
13152 جموں توی۔کولکاتا ایکسپریس	راستے میں 60 منٹ	02 سے 04.04.2024 تک
15910 لال گڑھ جنکشن۔ڈبروگڑھ جنکشن ایکسپریس	راستے میں 60 منٹ	02 سے 04.04.2024 تک
15623 بھگت کی کوٹھی۔کامکھیا جنکشن ایکسپریس	راستے میں 30 منٹ	02.04.2024

ریل مسافروں سے اپیل ہے کہ مذکورہ ریل گاڑیوں کے روٹ میں پڑنے والے اسٹیشن اور ان کا تفصیلی ٹائم ٹیبل کی معلومات کیلئے ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139 پر رابطہ کریں یا ریلوے کی ویب سائٹ www.enquiry.indianrail.gov.in یا NTES پر دیکھیں۔

939/2024
اتر ریلوے
آپ کی سہولت۔ ہمارا نصب العین
www.nr.indianrailways.gov.in پر ملیں
آزادی کا امرت مہوتسو
ہمیں فالو کریں
گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

PUBLIC NOTICE

I ANAYAT AHMAD S/O GH. NABI BHAT R/O CHECK DARA SRINAGAR HAS WRONGLY MENTIONED IN MY DRIVING LICENCE UNDER NO. JK-1220080078353 AS MY NAME AS INAYAT AH. BHAT INSTEAD OF ANAYAT AHMAD. NOW I WANT TO CHANGE TO IT. IF ANY BODY HAVING ANY OBJECTION INTHIS REGARD HE/SHE MAY CONTACT RTO KASHMIR WITH IN 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTIO SHALL BE ENTERTAINED.

PUBLIC NOTICE

I SUMAIRA W/O MOHAMMAD ASLAM KANJI R/O SHEIKH MOHALLA S.R GUNJ SRINAGAR HAS WRONGLY MENTIONED IN ADHAAR CARD AS MY NAME AS FAHMEEDA ASLAM KANJI INSTEAD OFSUMAIRA . NOW I WANT TO CHANGE IT IF ANY BODY HAVING ANY OBJECTION IN THIS REGARD HE/SHE MAY CONTACT CONCERN AUTHORITY WITH 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

Office of the advocate
MOHAMMAD SHAFI BHAT

In the case of:
GHULAM QADIR AHANGER S/O ABDUL RAHIM AHANGER R/O MUFTI BAGH HARWAN
...[Caveator]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators, the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

AUCTION NOTICE

Office of the Commandant: 78 Bn BSF, SanatnagarKashmir

No. Prov/78 Bn BSF/P-Auction/2024/ 8744-56 Dated, 08th July' 2024

It is hereby notified for information of all concerned and the public in general that a PublicAuction of various unserviceable/condemned stores i.e Q-Store/Misc/Welfare Fund/Defense/Sport Items/Fire Fighting Items/Tentage Store/Training/Magazine Store/ MT/Engg and Comn Stores will be conducted 1st time on 18/07/2024 at 1000 Hrs at Bn HQ 78 Bn BSF, Sanatnagar Srinagar (J&K)
2. Interested bidders can participate in the said Public Auction on the following terms and condition.
i. All The authorized bidders can bid for the Public Auction. They will deposit the Income Tax/Service Tax clearance certificate and must have GST No/PAN certificate.
ii. Each Bidder will have to deposit a sum of Rs. 15,000/- (Rupees fifteen thousand) only as Earnest Money which will be returned/adjusted after the auction.
iii. All the bidders will have to register their names with the board of officer before participating in the-Auction.
iv. G T 18 % or as applicable in J&K State will be payable by the successful bidder on final bid.
v. Thestores will be sold to the highest bidder on cash payment including sale tax (GST) as applicable immediately after the auction is over.
vi. The successes bidder will have to lift the stores as soon as the auction is over at his own arrangement.
vii. Public Auction will be completed with the acceptance of highest bid.
viii. No transport will be provided by this unit for lifting/shifting the auctioned stores.
ix. In the case the final bidders fails to deposit the cost of store on the spot, his earnestmoneywill be forfeited and board may considers for sale to next higher bidder.
x. Each bidder must be in possession of the PAN Card in original along with proof of income taxretum, residence proof failing which they will not be allowed to participate in the auction.
Note : This office Auction Notice No.Prov./78 Bn BSF/P-Auction/2024/8146-70 dated 25.06.2024 istreated as cancelled.

Sd/- For Commandant
78 BN BSF

انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریر: یاسر چغتائی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترجیحات جنگوں سے لے کر فتوحات تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو فقط جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے ہٹ کر نئے خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترجیحات کو تبدیل کرتے ہوئے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی و سماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیومن ڈویلپمنٹ کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی وسماجی ترقی انسانی ترقی سے مشروط ہے جس کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا ہونگیہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے اس حوالے سے پاکستان 159 ویں نمبر پر ہے اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی سنجیدہ کوشش شروع ہوئیں، کینیڈین معیشت دان پروفیسر کین گیلبر تھ کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنہاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیرڈک نے بھی کہا جو ملک اپنے عوام میں صلاحتیں پیدا کر کے انہیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لاتا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کرسکتا۔ ان تمام تجاویز اور تلقین کا ثبوت یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں باصلاحیت بنا کر استعمال کیا، انھوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کارآمد نہ بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا جم غفیر ملکی وسائل پر بوجھ بن گیا ہے۔

ہم اکثر سوچتے ہونگے کہ پاکستان ترقی پذ ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پذیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے، درحقیقت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور اسکے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human Develpment Index میں پاکستان 188 ممالک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے، انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، صنعتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پہیہ جام ہے اور غربت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر یقینی کا شکار ہیں۔ دراصل وہ اہم تقاضے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انہیں پورا نہ کر سکے۔

آج انہی ٹھوس وجوہات کو جاننا بیحد ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن کے حل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کرسکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم وتربیت، صحت وخوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

جدید اور معیاری ''تعلیم وتربیت'' کی کمی

تعلیم وتربیت وہ سب سے بنیادی سرمایہ کاری ہے جو انسانوں میں ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جو انسان کے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر بنا سکتا ہے، اور ملک وقوم کو تقدیر سنوار سکتا ہے، کامن ویلتھ گلوبل یوتھ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک نے اپنے نوجوانوں کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ دی وہی ممالک ترقی یافتہ قرار پائے۔ مگر تعلیم صرف برائے نام تعلیم نہیں ہونی چاہیے بلکہ معیاری بھی ہونی چاہیے۔ تعلیم ایسی ہو جس میں جدت کے تمام تقاضے پورے ہو رہے ہوں، اور ایسا مثالی تعلیمی نظام انقلابی تبدیلیوں اور تعلیم کو تحقیق کے ساتھ مربوط کر کے ہی لانا ممکن ہے۔ مگر بدقسمتی سے پاکستان میں پہلے تو تعلیم کی سہولت ہر بچے کو میسر ہی نہیں، جبکہ یہاں تعلیم پر جو تھوڑی بہت سرمایہ کاری ہوئی وہ بھی انتہائی غلط ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ہمیشہ تعلیم کی رسائی پر زیادہ توجہ دی گئی جبکہ معیار کی فکر ہی نہ کی گئی، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے انسانوں نے نہ گھروں سے کچھ سیکھا اور نہ تعلیمی اداروں سے۔ آج بھی ہمارے تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے بیشتر گریجویٹس قابلیت اور صلاحیت سے محروم نظر آتے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے نوجوان ان ڈگریوں کے ساتھ عالمی سطح پر کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے، بلکہ احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں، نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور جب وہی ناکارہ ہونے لگیں تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پہلے لیول میں ہمارا تعلیمی نظام دو بڑے حصوں میں بٹا ہوا ہے، یعنی کہ دینی مدارس اور دوسرا دنیاوی تعلیم کی درس گاہیں، اس سے اگلے لیول میں پھر تقسیم ہے جہاں امیر کیلئے تعلیم الگ اور غریب کیلئے الگ ہے۔ چنانچہ نصاب میں انقلاب تو دور ہم ملک میں یکساں نظام تعلیم تک نہیں لا سکے، جو کہ تعلیم کو ٹھوس اور معیاری بنانے کیلئے بے حد ضروری ہے۔

جب تک ہماری تعلیم کا نظام و نصاب معیاری نہیں ہوگا ہم اپنے انسانوں کو کوئی علم نہیں دے سکیں گے، ہم ایک اور غلطی یہ ہے کہ ہم تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھول بیٹھے ہیں، ہم چاہیں تو انسانوں کے سرمائے کو تربیت یافتہ بنا کر انھیں استعمال میں لا سکتے ہیں، اور اپنی بہت سی محرومیوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ سکاٹش اکانومسٹ اور فلاسفر ایڈم سمتھ کے بقول کسی بھی ملک کی خوشحالی کا انحصار وہاں موجود لیبر کی صلاحیت اور مہارت پر ہوتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بالخصوص چین نے اپنے اس سرمائے کا بروقت اور برمحل استعمال کیا اور کامیاب ٹھہرے۔ آج دیکھا جائے تو تعمیراتی شعبہ میں چین کی لیبر، آئی ٹی کے شعبہ میں بھارت کی لیبر دنیا کی مجبوری بن چکے ہیں۔ مگر ہماری لیبر جدید تربیت، سہولیات اور رواج سے ہم آہنگ ہی نہیں۔ اور ملک کیلئے سرمایہ اکھٹا کرنے سے قاصر ہیں۔ جنہیں آئی ٹی بیسڈ اسکلز اور دیگر تربیت دینے کی اشد ضرورت ہے، جس کے لیے ہمارے اداروں کو خاص توجہ دینی چاہیے۔

صحت وخوراک کا ناقص نظام

کہتے ہیں جان ہے تو جہاں ہے، مگر جب ہمارے انسانوں میں جان ہی نہ ہوگی تو جہاں کیسے بہتر بنائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری کبھی ترجیح نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ کھربوں کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے تھوڑا سا حصہ مختص ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی ویکسین، پنجاب میں بنیادی ادویات اور خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آکسیجن تک موجود نہیں۔ اسی طرح غذائی محرومی بھی ہر گزرتے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور دماغی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انھیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں، Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 ممالک میں سے 94واں نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ میں 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پذیر ہونا بھی خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 من فی ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 2 گنا نہ بڑھائی گئی تو بدترین غذائی بحران سر اٹھا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زیر کاشت آراضی میں صرف 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک جیسی بنیادی ضرورت کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہاں انسان کیا اور کیسے ترقی کریں گے؟

روزگار کے محدود مواقع

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد بنتا ہے، تاریخ کی یہ بلندترین سطح ہمارے لیے خوش قسمتی بھی ہے اور ایک بڑا چیلنج بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، اور چیلنج اس طرح کہ فی الوقت پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکریاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیٹس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریبا 20 فیصد گریجوایٹ طلبا بیروزگار ہیں، جن میں سے طالبات کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک ہے جبکہ مرد طلبا کی شرح 7 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلبا میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہوگئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلبا روزگار کی خاطر اعلی تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے ناامید ہیں۔ لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی خستہ حالی سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

بڑھتی آبادی

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے لگام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور حکومتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار و دیگر سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوڑا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ ہے۔ اس کی مرکزی وجہ شہریوں میں بنیادی سماجی شعور اور آگاہی کی فقدان ہے۔ 60 کی دہائی میں صدر ایوب خان نے جامع وسائل کیساتھ ملک میں فیملی پلاننگ (FP) پروگرام شروع کیا تھا، جس میں عوام کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کی گئی، مگر یہ پروگرام قدامت پسند طبقات کا شکار ہو گیا اور تسلسل کیساتھ نہ چل سکا، اور ملک کا عام آدمی آگاہی سے محروم ہی رہا جو کہ اس مہم کا اصل ہدف تھا۔ اسکے بعد جیسے ملک میں آبادی کا سیلاب امڈ آیا، جبکہ انسانی ترقی لانے کیلئے آبادی کا کنٹرول کرنا بے حد ضروری ہے، اس کی بڑی مثال چین کی لی جاسکتی ہے، جو آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے،

جب اس نے اپنے انسانی وسائل کا بہتر استعمال کرنے اور ان کی کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا، 70 کی دہائی میں وہاں One Couple One Child پالیسی متعارف کروائی گئی، جس کو اپنانے والوں کو سہولیات، انعامات اور مراعات دی گئیں جبکہ نہ اپنانے والوں کو جرمانے کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شرح پیدائش کم ہوئی اور 1970 تا 1991 260 ملین بچوں کی کم پیدائش نوٹ کی گئی۔ جس سے دستیاب آبادی کو قدرتی وسائل کو استعمال کرنے کا بہتر موقع ملا۔ حکومت کی معاشی پالیسیز کی وجہ سے نوجوانوں کو روزگار ملے، انہیں جدید تقاضوں کے مطابق باصلاحیت بنایا گیا اور پھر انسانوں نے ملک کو معاشی طور پر مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہیں سے چین نے اپنی ترقی کی راہ متعین کی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی آبادی کو

عدم برداشت۔۔ سائنسی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ

تحریر: مہر محمد طفیل لوہانچ

کبھی کبھی معمولی باتوں سے شروع ہونے والی دشمنیاں نسل در نسل تباہی کا باعث بن جاتی ہیں

عدم برداشت کے خاتمے کیلئے مکالمے کی افادیت اور اہمیت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے

بعض لوگوں کے نزدیک سر اٹھا کر جینے کا طریقہ یہی ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روندی جائے

نت نئی ایجادات کی مخالفت کرنے والے معاشرے پسماندہ رہ گئے لوگ آئزک نیوٹن پر ہنستے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں؟، کوپرنیکس کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو سزا ملی

ذہنی انقلاب ایک عظیم پیش رفت تھی جس نے انسان کو دیگر جانداروں سے اعلیٰ ہونے کا درجہ دیا۔ اور ذہنی انقلاب کے بعد معاشرے اور زبانیں سامنے آئیں۔ انسانوں نے ڈھانچے تیار کئے اور اتحاد بنائے۔ انسان سوچ سکتے ہیں جس نے انسان کو دیگر جانداروں پر برتری حاصل کرنے میں مدد دی۔ عظیم تہذیبیں انسانی فراست اور نئے تصورات کے جنم لینے کی صلاحیت کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ زمین پر انسانوں کی کامیاب بقاء کی ایک وجہ ترقی کے عمل اور نئے خیالات ابھارنے کی صلاحیت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں نے نئے خیالات اور نئی سوچ کو سخت ہاتھوں سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ انسان نے مخالف رائے کو ہمیشہ مسترد کیا۔ لیکن کچھ نظریات کی افادیت کو جاننے کے بعد انہیں قبول کیا۔

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلے تو پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ نے تو اپنی جان بھی گنوائی۔ گلیلیو گلیلی کو صرف اس لئے قید کیا گیا کیونکہ اس نے کوپرنیکس تھیوری کی حمایت کی تھی۔ کوپرنیکس نے کہا تھا کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اس نظریے کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو نظر بند کیا گیا۔ گلیلیو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس کے نزدیک یہ نظریہ ان کی قدیم سوچ کے منافی تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین نظام شمسی کا مرکز ہے۔ آج، یہ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اور گلیلیو کو ایک حقیقت کی حمایت کرنے کی سزا دی گئی۔ آئزک نیوٹن نے جب زمین کی کشش ثقل دریافت کی تو لوگوں نے سختی سے مخالفت کی۔ اس پر ہنستے، اور کہتے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل ہیں جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں۔ وہ کیوں گرتے نہیں؟

یونانی فلسفی سقراط کو محض اس لئے موت کی سزا دی گئی کیونکہ وہ اپنے دور کے لوگوں سے مختلف سوچتا تھا۔ اس پہ الزام لگایا گیا کہ وہ نوجوانوں کے ذہنوں کو خراب کرتا ہے۔ سقراط کے خیالات عام انسانوں کی سمجھ کی سطح سے آگے تھے۔ لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور اس کے خلاف مہم چلائی لیکن آج ہم انہیں انسانی تاریخ کے ذہین ترین افراد میں سے ایک مانتے ہیں۔ انہیں فلسفہ میں ایک عظیم اہمیت حاصل ہے۔ نہ صرف عظیم مفکرین لیکن بہت سے سائنس دانوں اور صوفیا کرام کو بھی اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے نظریات عوام الناس کے نظریات کے ساتھ تصادم میں تھے۔ پرنٹنگ پریس یوہانس گوٹن برگ کی طرف سے ایجاد کیا گیا تھا۔ یورپی ممالک نے اس ایجاد سے کافی فائدہ اٹھایا۔ لیکن ایک طبقے نے اسے مسترد کرتے ہوئے لوگوں کو اس سے دور رہنے کی ہدایت کی، خاص طور پر مذہبی کتابوں کے لیے اس کے استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین رومی عظیم ولی تھے۔ ان کی تخلیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے استاد شمس تبریز کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ محبت کی علامت مانے جانے والے رومیؒ کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برصغیر کے صوفیا کرام اور مشہور شعراء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبداللطیف بھٹائی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبالؒ کو بھی ان کی مشہور نظم 'شکوہ' کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر 'جواب شکوہ' لکھی۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علماء کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش بشمول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ ایسے عظیم دانش وروں پہ کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ بجائے ان کی بات سمجھنے کے، الزام دیتے ہیں۔

اب دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آنکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایسے واقعات کے پیچھے معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور انتہا پسندی کی شدت اختیار کرنے والی لہر ہے جو آہستہ آہستہ شدت پسندی کے دامن کو چھوتی ہے اور تشدد کی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یہاں کسی پر تشدد کرنا، جائیداد کے تنازعے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم تشدد یا برداشت سے لاعلمی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں وراثت میں ملی ہے یا یہ موجودہ حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آجائیں گے جس کے پیچھے کم علمی اور غیروں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک فتنہ فساد کا حصہ ہے اسے سنتے ہی نفرت، قتل وغارت فتنہ فساد برائی جیسے عکس ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو یہ نفرت کو جنم دیتی ہے اور رشتوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل وغارت فتنہ فساد پھیلانے سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی چارے اور امن کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کا ذکر آتا ہے تو یہ وہ فساد ہے جو نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل وغارت کا سبب بنتا جاتا ہے، خاندانی دشمنی کی بڑی وجوہات جہالت اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اگر تحقیق کی جائے تو اس کے آغاز کی وجہ عام معمولی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ کسی زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جوں توں ہو جائے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ یہ میری زمین کی مٹی ہے اس کو نہ اٹھایا کرو۔ اس طرح پیسوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعات سامنے آجاتے ہیں یا پھر بچپن کے رشتوں سے انکار کی وجہ بھی خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز معمولی باتوں سے ہو جاتا ہے مگر بگڑتے بگڑتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔

خاندانی دشمنی ہر جگہ ہوتی ہے مگر قبائلی علاقوں میں اس وجہ سے خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام سی بات کو لے کر ضد اور انا کا مسئلہ بنا لیا جاتا ہے اور پھر اس ضد اور انا کی وجہ سے بات قتل وغارت تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو اگر قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں یوں نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خاندانی دشمنی میں حریف خاندان کو کمزور کرنے کے لیے جو زیادہ طاقتور بندہ ہو اسی کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے، اسی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

بعض معاشروں میں بچوں کو جنگجوؤں کے طور طریقے دکھاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جاتی ہے کہ تم ایک بہادر اور بندوق سے محبت کرنیوالے فرد ہو۔ ان کے ہاتھوں میں کھلونا نما اسلحہ تھما دیا جاتا ہے۔ بچے کو اسلحہ سے محبت ہونے لگتی ہے اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اسی اسلحہ سے اپنی نام نہاد بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے معمولی باتوں پر آدم زاد کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدم برداشت کے بڑھتے رجحان کے پیچھے جھوٹی انا کی آبیاری کے اصول کارفرما ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فرد کو اس کی ذات، ہنر اور رنگ کے حساب سے اہمیت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی حیثیت کے حساب سے برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہوٹل میں خدمات انجام دینے والے افراد ہوں یا کسی ورکشاپ میں کام کرنے والا بچہ، کوئی سکیورٹی گارڈ ہو یا کسی سٹور کا سیلز مین، ان میں سے ہر شخص روزانہ کئی بار اپنے معاشرے کے دیگر نام نہاد مہذب افراد کی طرف سے برے رویے کو سہتا ہے جو یقیناً ان کے اندر بھی منفی جذبات کو جنم دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سر اٹھا کر جینے کا یہی طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر چھپی ہوئی مایوسی سے جنم لیتی ہے اور یہ مایوسی ہمارے ناتمام ارادوں اور ناآسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان دوستی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہیے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر، لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متصادم ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متصادم رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنھوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ کچلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر کب تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوتا ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہئے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Protect your Health from Everything that comes its way

Bajaj Allianz Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj Allianz Extra Care Plus's Features:

- Long Term Discount
- Option to Opt for Air Ambulance
- Free health check-up

Benefits of Health Prime Rider:

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23069V032223 - Extra Care Plus, BAJHLIA24087V022324 - Health Prime Rider | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0013/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,